REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۵ — شمارہ ۱۰

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان یکم امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دُعائیں جاری رکھیں۔

★ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کافی کمزور ہو چکی ہیں۔ چلنا پھرنا مشکل ہے احباب محترمہ سیّدہ صاحبہ موصوفہ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عُمر کے لئے بھی دُعا فرماتے رہیں۔

قادیان یکم امان (مارچ)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان یکم امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آج صبح آٹھ بجے کی ٹرین سے مع اہل وعیال اپنی بڑی بیٹی کی شادی کے سلسلہ میں پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو خیر وعافیت سے پہنچائے اور یہ رشتہ ہر جہت سے باعثِ برکت ہو اور سفر وحضر میں آپ سب کا حافظ وناصر ہو اور بخیریت واپس لائے۔ آمین۔

۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ — ۴ امان ۱۳۵۵ ہش — ۴ مارچ ۱۹۷۶ء

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا!

مَیں تمہیں یقین دِلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے بھلائی اور فتح اسی کی ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اخیار اور ابرار کا نام ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گذشتہ زمانہ کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر وکسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دُنیا مدّاح ہے۔ دیکھو ہمارے رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظمت دُنیا میں قائم ہے، ۹۴ کروڑ مسلمان آپ کے نام لینے والے موجود ہیں جو ہر وقت آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ کیا کوئی قیصر وکسریٰ پر بھی درود پڑھتا ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کس قدر عظمت ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ نادانوں نے اپنی جہالت اور کم مائیگی کی وجہ سے اُن کو خُدا بنا رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسُولوں کا طبقہ مصائب اُٹھا کر دُنیا سے گذر گیا۔ مگر ان کا خدا تعالیٰ کے لئے دُنیا کے عیش وآرام کو چھوڑ کر طرح طرح کے آلام ومصائب کے بار کو اُٹھا لینا اُن کی عظمت کا باعث ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں۔ اُن کی تکالیف میں ایک لطیف سِرّ ہوتا ہے۔ اُن پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ دیکھو دُنیا میں ہر جوہر قابل کے لئے خدا تعالیٰ نے یہی قانون ٹھہرایا ہے کہ اوّل وہ صدمات کا تختۂ مشق بنایا جاتا ہے۔ کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے۔ اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے اِدھر اُدھر اُڑائے لئے پھرتے ہیں۔ نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جاوے وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی۔ اسی طرح اس زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا وہ دانے اِس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے؟ نہیں نہیں۔ وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں۔ ..... یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنّت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اِس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء)

"اللہ تعالیٰ نے تو جھُوٹ کو نجاست کہا تھا کہ اس سے پرہیز کرو اجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزّور بُت پرستی کے ساتھ اس جھُوٹ کو مِلایا ہے۔ جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھُوٹ کو بُت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بُت پرستی کے ساتھ مِلایا۔ اور اس سے نسبت دی۔ جیسے ایک بُت پرست بُت سے نجات چاہتا ہے، جھُوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بُت بناتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس بُت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بُت پرست ہوتے ہو۔ اِس نجاست کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں، کیونکر چھوڑ دیں۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ اِس سے بڑھ کر اَور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھُوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر مَیں تمہیں یقین دِلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
جلد ہشتم صفحہ ۳۴۹، ۳۵۰)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
۴ر امان ۱۳۵۵ ہش

گوئٹے مالا (امریکہ) کا عبرت انگیز تباہ کن زلزلہ

آج سے ٹھیک ایک ماہ قبل بتاریخ ۴ر فروری رات کے وقت جب وسطی امریکہ کے شہر گوئٹے مالا اور اس کے مضافاتی دس دوسرے شہروں اور قصبوں کے باشندے میٹھی نیند سو رہے تھے، یکایک ایک تباہ کن شدید زلزلہ آیا۔ جس نے دس لاکھ کی آبادی کے شہر گوئٹے مالا اور دس دوسرے شہروں اور قصبوں کو بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ زلزلہ جہاں بھی آتا ہے، اچانک ہی آجایا کرتا ہے۔ اور قلیل سے وقت میں تباہی و بربادی کے عبرتناک آثار چھوڑ جاتا ہے۔ وسطی امریکہ میں آنے والے اس زلزلہ نے جو وسیع علاقے میں تباہی مچائی، اس کی بہت سی تفصیلات اخباروں میں آچکی ہیں۔ بطور خلاصہ حسب ذیل دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں :-

(۱) — "زلزلہ آنے پر وہاں کے صدر جمہوریہ نے اپنی نشری تقریر میں بتایا کہ ہلاک ہونے والوں اور زخمیوں کی صحیح تعداد بتانے سے وہ قاصر ہیں۔ موقعہ کے عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ اس ملک کے بارونق اور جدید تہذیب سے آراستہ شہر اور بستیاں خاک اور ملبہ کے ڈھیر نظر آرہے ہیں۔ نعشیں اس کثرت سے بکھری پڑی ہیں کہ سب کا دفن کرنا ناممکن ہوگیا تھا۔ اس لئے اُن کی بڑی تعداد اجتماعی طور پر نذرِ آتش کرنی پڑی۔ ایک لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو کر سڑکوں پر بسر کر رہے ہیں۔"

(صدق جدید لکھنو ۱۳ ۲/۷۶ صـ۲)

(۲) — روزنامہ الجمعیۃ دہلی مجریہ ۱۵ر فروری میں بعنوان "لاشوں کا شہر" بیان کیا گیا ہے، کہ :-

"گواتیمالا سٹی کے ہولناک زلزلہ سے اطراف و اکناف کے تباہ حال علاقوں میں نعشوں کا ایک انبار لگ گیا ہے۔ جس سے تعفن پھیل گیا ہے۔ نعشوں کے ڈھیر پر ہزارہا گدھ منڈلا رہے ہیں۔ ایل کا لیٹ ڈسٹرکٹ اور دوسرے علاقے جو کبھی انسانوں سے آباد تھے سنسان اور ویران پڑ گئے ہیں۔ اور ہزاروں من مٹی کے ملبہ میں، ابھی تک کئی نعشیں دبی پڑی ہیں۔ گواتیمالا سٹی کے حکام نے بیان کیا ہے کہ اب تک ۱۲ ہزار نعشیں ملبے سے برآمد کی گئی ہیں۔ اس تباہی میں جملہ ۲۰ ہزار (بعد کی اطلاع کے مطابق ۲۳ ہزار) افراد ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ..... مزید زلزلوں کے خوف کے باعث لوگوں کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ اب تو یہ لوگ رات بھر جاگتے رہنے کے عادی ہو گئے ہیں —— اے۔ پی کے بموجب چیملٹی نان گو، شہر میں جہاں ۲۰ ہزار کی آبادی تھی ایک بلڈوزر کے ذریعہ ۵۰۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا ایک گڑھا کھودا گیا ہے اور اس میں ۷۰۰ نعشوں کو دفن کر دیا گیا ہے۔ متعدد مقامات پر نعشوں کی تدفین کے لئے بلڈوزروں کا استعمال کیا جا رہا ہے۔"

وسطی امریکہ کے اِن بارونق شہروں اور قصبات میں جس وقت زلزلہ آیا، اس کی کیفیت اُوپر کے اقتباسات پڑھ کر سورت اعراف کی آیتِ کریمہ کا مضمون عبرت کا مرقع بن کر سامنے آجاتا ہے جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں :-

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَائِمُوْنَ (آیت ۹۸) کیا اِن بستیوں کے رہنے والے اِس بات سے بے خبر ہو گئے ہیں کہ ہمارا عذاب ان پر رات کے وقت جب وہ سو رہے ہوں آجائے۔

عبرت کا پہلو اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آج سائنس اور ٹیکنالوجی میں انسان اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ وہ چاند میں قدم رکھ چکا اور دوسرے سیاروں میں پہنچنے کے پروگرام بنا رہا ہے۔ خاص طور پر وہ ملک جس میں یہ تباہ کن زلزلہ آیا خلائی تسخیر کے سلسلہ میں دیگر ترقی یافتہ ممالک سے کہیں آگے ہے۔ لیکن علم و فن میں برتری حاصل کر لینے پر اترانے والے انسان کی اِس دھرتی پر اپنی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ زلزلہ پیما آلے بھی ایجاد کر لئے لیکن آج تک اس آلہ سے قبل از وقوع کسی بھی زلزلے کی خبر نہ مل سکی۔ تا زلزلہ کی تباہ کاریوں سے کچھ تو بچاؤ کیا جا سکتا —— !!

زلزلے کیوں آتے ہیں؟ ماہرین طبقات الارض اس کے مختلف مادی اسباب بیان کرتے ہیں۔ لیکن اِن مادی اسباب کے ساتھ ساتھ بعض قسم کے رُوحانی اسباب کا بھی گہرا تعلق ہے۔ اور وہ ہے زمین والوں کا اپنے خالق و مالک کو بھلا کر بد اعمالیوں میں منہمک ہو جانا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ذمہ داریوں سے غفلت برتنا۔ چنانچہ قرآنِ کریم اور کتبِ سماویہ میں ان رُوحانی اسباب کی طرف بھی خصوصیت سے متوجہ کیا گیا ہے۔ جن کے نتیجہ میں ازمنہ ماضیہ میں بہت سی سرکش اور نافرمان قوموں کو اسی قسم کی تباہیوں اور بربادیوں سے ہمکنار ہونا پڑا۔ اور موجودہ زمانہ میں تو بمقابلہ پہلے زمانوں کے زلازل کی تعداد کہیں زیادہ ہو گئی ہے۔ اور ان کے نتیجہ میں تباہی و بربادی بھی عبرتناک صُورت اختیار کر چکی ہے۔

قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر گزشتہ زمانہ کی ہلاک شدہ قوموں کے واقعات پر عبرت بھری نگاہ ڈالنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر فرماتا ہے :-

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (مؤمن آیت نمبر ۲۲، ۲۳)

کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے تا دیکھتے کہ اُن سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا تھا۔ وہ لوگ طاقت میں، اور اپنے پیچھے اپنی یادگاریں چھوڑ جانے میں اُن سے بڑے تھے۔ پھر بھی اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے تباہ کر دیا۔ اور کوئی بھی اللہ کی گرفت سے اُن کو بچانے والا پیدا نہ ہوا۔ خُدائی عذاب کے سامنے اُن کی یہ بیکسی اس وجہ سے تھی کہ اُن کے پاس اُن کے رسُول نشانات لے کر آتے رہے۔ اور اُنہوں نے ہمیشہ اِنکار سے کام لیا۔ پس اللہ نے بھی اُن کو ہلاک کیا۔ وہ بڑا قوی ہے اور اس کا عذاب سخت ہے۔

اِن آیات کے ساتھ سورۃ ھُود کی حسبِ ذیل آیتِ کریمہ کو بھی ملحوظ رکھ لیں جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ایک ابدی قانون کو بڑے ہی واضح الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝ (ھود آیۃ ۱۱۸) اور تیرا رب ایسا ہرگز نہیں ہے کہ مُلک کی آبادیوں کو باوجود اس کے کہ اُن کے رہنے والے اِصلاح کے کام کرنے والے ہوں ہلاک کر دے۔

اب اِن دونوں قسم کی آیات کو مِلا کر غور کریں۔ سُورت مومن کی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی وضاحت کر دی کہ قوت و سطوت اور مادی ترقی میں بڑھی ہوئی قوم جب گناہوں میں منہمک ہو جاتی ہے اور خدائی آواز پر کان نہیں دھرتی، اپنی رُوحانی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے دن بدن بے باکی میں بڑھتی چلی جاتی ہے تو خدا کا غضب اس پر بھڑکتا ہے۔ اور اُنہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس وقت نہ تو اُن کی ظاہری شان و شوکت اور نہ ہی قوت و سطوت خدائی گرفت سے اُنہیں بچا سکتی ہے اور نہ ہی وہ اس قابل قرار پاتے ہیں کہ اُن پر خدائی رحم نازل ہو۔

چونکہ اس وقت وسطی امریکہ میں عبرتناک زلزلہ کے ذریعہ تباہی کا ذکر ہو رہا ہے اور امریکہ کی مادی طاقت اور سائنسی ترقی کسی سے پوشیدہ بھی نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکی باشندوں کی اخلاقی گراوٹ، خدا فراموشی اور گناہوں میں شب و روز انہماک کے بارے میں امریکہ ہی کی ایک نامور شخصیت کی شہادت ملاحظہ کر لیں۔ ۱۳ ۱/۴ سال گزرنے، امریکہ کے شہرۂ آفاق عیسائی مُنادِ ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا :-

"عوام کا جنسی شغف اس قدر بڑھ گیا ہے کہ سدُوم اور عمورہ کی یاد تازہ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ کچھ عرصہ ہوا میری بیوی نے کہا تھا کہ اگر خدا نے امریکہ کے بارہ میں) اپنا فیصلہ صادر نہ کیا تو اُسے سدُوم اور عمورہ کی بستیوں سے معذرت کرنا پڑے گی۔"

(ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ لنڈن بابت نومبر ۱۹۶۲ء)

بائیبل اور قرآن کریم پڑھنے والے جانتے ہیں کہ سدُوم اور عمورہ دونوں وہ بستیاں ہیں جہاں حضرت لُوط علیہ السلام کی قوم رہائش رکھتی تھی۔ لیکن اِن لوگوں کی بد اعمالیوں اور خُدا کے پاک بندے حضرت لُوط علیہ السلام کے اِنذار کو پسِ پشت ڈال دینے کے بعد اُن پر بھی جو تباہی آئی تھی وہ بھی زلزلہ ہی کی شکل میں نمودار ہوئی تھی۔ پس وسطی امریکہ میں آنے والا یہ تباہ کن زلزلہ عبرت کا بہت بڑا سبق اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس علاقہ کے وہ باشندے جو اس ہلاکت کا نشانہ بن گئے وہ تو اِس جہان سے کُوچ کر گئے۔ لیکن اس طرح کی ہلاکت اور تباہی کے ساتھ وہ باقی دُنیا کے لئے ایک بہت بڑا پیغام بھی چھوڑ گئے کہ ؎

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سُنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہو
(غالبؔ)

جیسا کہ ہم اُوپر اشارہ کر آئے ہیں کہ اس زمانہ میں بمقابلہ پہلے زمانوں کے زلازل کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔ اِس کی وجہ بھی رُوحانی ہے۔ (آگے ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

آج تحریک جدید ایک بہت بڑا درخت بن گئی ہے جو سارا سال ہی پھلوں سے لدا رہتا ہے

اس کی شاخیں ایک طرف افریقہ میں پھیلی ہوئی ہیں تو دوسری طرف وہ امریکہ کے بہت سے علاقوں پر سایہ فگن ہیں

چندہ تحریک جدید کے دفتر اول کے بیالیسویں، دفتر دوم کے بتیسویں اور دفتر سوم کے گیارھویں سال کا اعلان

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ نبوت ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۷ نومبر ۱۹۷۵ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم
مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (الصف آیات ۱۱-۱۲)

اس کے بعد فرمایا:-

سورہ صف کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں ایثار و قربانی کے وظیرہ کو اختیار کرنے کی برکات کا ذکر کیا ہے اور اس میں مالی جہاد کا ذکر بھی ہے۔ دراصل مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی یہ صفت بیان کی ہے کہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہوتا ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زندگی دی زندگی کی ایک مدت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو موت عطا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس زندگی میں انسان کی ترقیات کے لئے اسے بہت سی قوتیں، صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان

قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما

کے مناسب حالات پیدا کرنے کے لئے وسائل کے طور پر اسے مال اور دولت عطا کئے گویا ہر جہت سے اور ہر لحاظ سے اس نے اپنی عطا سے ہماری جھولیوں کو بھر دیا اور ہم سے یہ مطالبہ کیا کہ جو کچھ بھی میں نے تمہیں دیا ہے اس میں سے میری راہ میں میرے کہنے پر اور میری تعلیم کے مطابق میری توحید کے قیام کے لئے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو نوع انسانی کے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے خرچ کرو۔ جو سرمایہ ہے وہ بھی اسی کا ہے لیکن احسانِ عظیم فرماتے ہوئے وہ ہمیں یہ کہتا ہے کہ میرے ساتھ تجارت کرو گے تو گھاٹے میں نہیں رہو گے۔ میرے ساتھ تجارت کرو گے اور میرے ہی مال کو مجھے واپس دو گے۔ میری ہی عطا کردہ قوتوں کو میری راہ میں خرچ کرو گے، میری ہی دی ہوئی زندگی کے دنوں کو میری عبادات میں، میری تسبیح و تحمید میں اور میرے بندوں کی خدمت میں لگاؤ گے اور اگر ضرورت پڑے تو جو موت میں نے تمہارے لئے مقدر کی ہے اس کو بشاشت سے، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس موت کو میرے لئے قبول کرلو گے تو تمہیں عذاب الیم سے بچایا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو عذاب الیم میں مبتلاء ہوگے۔

ان آیات میں بہت لمبا مضمون ہے مگر اس کی تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مالی جہاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

ایک عظیم جہاد

قرار دیا ہے۔ اور انسان اگر عقل و فراست رکھتا ہو تو حیران ہوتا ہے کہ وہ خود ہی ہمارے ہاتھوں میں دولت دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ مجھے دو گے (اس میں سے جو میں نے تمہیں دیا ہے) تو میں تمہیں عذاب الیم سے بچا لوں گا۔ پس یہ گھاٹے کا سودا نہیں، یہ تو بڑا ہی نفع مند سودا ہے اور جو لوگ اس سے غفلت برتتے ہیں، جو اس کی طرف توجہ نہیں کرتے، جو اس کو اچھا نہیں سمجھتے، جو اس کی حقیقت کو نہیں پہچانتے، جو اپنی نسلوں کی بہبود کا خیال نہیں رکھتے، جو اپنے مستقبل کی پرواہ نہیں کرتے، جو اخروی زندگی کا تصور اپنے دماغوں میں نہیں لاتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو بشارتیں دی ہیں۔ ان بشارتوں کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے حصول کے لئے کوشاں نہیں وہ بڑے ہی خسارے میں ہیں۔ وہی عذاب الیم ہے۔ جس نے خدا کو ناراض کر لیا اس سے بڑا اور کیا عذاب ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس بات کو انسان کی اپنی سمجھ پر نہیں چھوڑا کہ وہ کب اور کس طرح اور کن راہوں پر اس کی خوشنودی کے حصول کے لئے خرچ کرے بلکہ ابتدائے اسلام سے اللہ تعالیٰ نے اس کی راہنمائی کا انتظام کیا ہے۔ ابتداء تو ہوئی اس عظیم ہستی سے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جن کی عظمت اور جلالت کا تصور میں بھی انسانی ذہن احاطہ نہیں کر سکتا آپ اعلان کرتے تھے کہ خرچ کرو آپ کی طرف سے یہ اعلان ہوتا تھا کہ یہ راہ ہے خرچ کرنے کی اس میں مال دو۔ کبھی جب دشمن تلوار سے حملہ آور ہوتا تھا۔ تو اس کے مقابلہ کے لئے

مال کو خرچ کرنیکی نداء

آتی تھی، اپنے اوقات کو خرچ کرنے کی نداء آتی تھی کہ کاموں کو چھوڑو اور اسلام کی حفاظت کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا آپ کے مقرر کردہ سپہ سالار کی معیت میں کام کاج ہر چیز کو چھوڑ کر باہر نکلو اور اپنے دنوں کو خرچ کرو اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ان کو یہ کہا جاتا کہ شہادت ایک عظیم انعام ہے، ہو سکتا ہے تمہیں وہ بھی مل جائے گا زندگی کے لمحات کا خدا کی راہ میں خرچ کرنا یہ بھی ایک طریق ہے خدا کی راہ میں زندگی وقف

کر دینے کا۔ اور خدا کی راہ میں شہادت کو قبول کر لینا۔ یہ موت بھی جو اس نے عطا کی عظیم احسان ہے۔ انسان کی موت ایک عظیم پس منظر رکھتی ہے اس موت کو خدا کے لئے قبول کر لینا۔ اور ابدی جنت کا وارث بن جانا یہ بھی ایک عظیم انعام ہے پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے تھے اموال کے خرچ کرنے کی طرف بلاتے تھے اوقات کے خرچ کرنے کے لئے۔ بلاتے تھے جانوں کو دے دینے کے لئے مٹھی بھر صحابہ تھے جو غیر تربیت یافتہ تھے۔ ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے کی ان کو پوری مشقیں نہیں تھیں ان کی پہلی زندگی کچھ اس رنگ کی تھی کہ ان کو زیادہ تلوار چلانے کی بھی پہلے عادت نہیں تھی لیکن اسے کون دیکھتا تھا کہ مجھے تلوار چلانی آتی ہے یا نہیں وہ تو یہ دیکھتے تھے کہ خدا کی راہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز جب بلاتی ہے تو اس آواز پر لبیک کہنا ہماری

زندگی کا بہترین ثمرہ

اور بہترین انعام ہے۔ لیکن ہماری زندگیوں میں آج کے زمانہ میں تو تلوار کی جنگ کے لئے نہیں بلایا جاتا اس زمانہ کے حالات ایسے ہیں کہ دشمن نے جو صدیوں یہ اعتراض کیا کہ اسلام نعوذ باللہ تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ اگرچہ یہ جہالت کا الزام تھا، یہ شرارت کا الزام تھا، یہ حماقت کا الزام تھا۔ یہ شیطنت کا الزام تھا۔ مگر تاہم یہ ایک الزام تھا۔ دنیا میں اس الزام اور اس اعتراض کو اتنا دہرایا گیا کہ مثلاً عیسائی دنیا عیسائیت کو چھوڑ بیٹھی۔ لیکن اسلام کے خلاف، جو یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ یہ اعتراض ان کے دماغوں سے نہیں نکلا۔

میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ۱۹۶۷ء میں زیورچ (سوئٹزرلینڈ) میں T.V کا ایک گروپ میرے پاس انٹرویو لینے کے لئے آیا۔ انہوں نے ایک سوال یہ کیا کہ آپ ہمارے ملک میں اسلام کو کیسے پھیلائیں گے۔ یہ سیدھا سادا سوال بڑے ادب سے پوچھا گیا تھا۔ لیکن دراصل ان کے دماغ کی جو کیفیت تھی وہ یہ تھی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلتا ہے۔ اور تلوار ہم نے تمہارے ہاتھوں سے چھین لی ہے۔ اب تم اسلام کو کیسے پھیلاؤ گے میں نے سوچا کہ عیسائی پادریوں نے ان کے دلوں میں عیسائیت قائم رکھنے کی جو کوشش کی ہے وہ اس میں تو ناکام ہو گئے۔ لیکن یہ اعتراض ابھی تک ان کے دلوں میں راسخ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ میں نے جو حقیقت تھی بغیر کسی تکلف کے اسی وقت ظاہر کر دی۔ میں نے کہا کہ

ہم پیار اور محبت سے

تمہارے دل جیتیں گے اور اسلام کو پھیلائیں گے ان کا ردِ عمل اس طرح تھا کہ جس طرح کسی کو پکڑ کے ایک دھکا دیا جائے کہ یہ کیا جواب ہمیں مل گیا ہے اور اس کا اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ یہ تو ہم ضرور T.V پر لانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میری بھی یہ خواہش ہے ضرور T.V پر لاؤ کہ اسلام دلوں کو جیت کر تمہارے ملکوں میں پھیلے گا۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ تدبیر کی ہے کہ نوع انسانی کو بحیثیت نوعِ انسانی اسلام میں داخل کرے اِلّا ما شاء اللہ۔ کچھ لوگ، جو بڑے چماروں کی طرح غیر مسلموں میں سے باقی بچ جائیں جو اسلام نہ لائیں تو اور بات ہے لیکن نوعِ انسانی اسلام کو پیار اور محبت کے نتیجہ میں

قبول کرے گی اور توحید پر قائم ہوگی، اس محبت کے نتیجہ میں جو اسلام ان کے سامنے پیش کرتا ہے ہمارے ذمہ یہ لگایا گیا ہے کہ ہم اسلامی تعلیم کو اسلام کے پیار کی تعلیم کو اور بے نفس خدمت کی تعلیم کو ان کے سامنے پیش کریں اس اعتراض کو جو صدیوں سے اسلام پر کیا جا رہا ہے اس اعتراض کو کہ اپنے مذہب کو انہوں نے چھوڑ دیا۔ مگر ان کے دماغ اسلام کے اس اعتراض کو نہیں چھوڑ سکے اس اعتراض کو آج ہم نے دور کرنا ہے ان کے دلوں سے اس کو مٹانا ہے، ان کے ذہنوں سے اس کے نقش کو ہم نے مٹا دینا ہے اور ان کو مجبور کرنا ہے

اسلام کی محبت اور پیار کی تعلیم

پیش کرکے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے اسلام کی جو اتنی بڑی تعلیم ہے وہ ان کے سامنے پیش کرکے اور اس اعتراض کو کلیتہً جڑ سے اکھیڑ کر باہر پھینک دینا ہے اور اس بات پر انہیں قائم کرنا ہے کہ اسلام واقع میں پیار اور محبت کے ساتھ پھیلا تھا۔ اور اس قدر زبردست انقلابات سے گذری ہوئی اس دنیا میں اس معمورۂ ارض پر (کہ پہلے اس قسم کا معمورہ نہیں تھا) اسلام کا پیار کے ساتھ پھیل جانا یہ ثابت کرے گا کہ پچھلے زمانوں میں بھی اسلام پیار سے پھیلا تھا اور یہ اعتراض غلط ہے کہ اسلام کو اپنی اشاعت کے لئے تلوار کی ضرورت پڑی۔

اس پیار کو پھیلانے کے لئے اس پیار کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے وقت کی بھی ضرورت ہے تکالیف کے برداشت کرنے کی بھی ضرورت ہے، اموال کی بھی ضرورت ہے اور اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اسلام اور اسلامی تعلیم کی روشنی میں ایک مسلمان خدا کی مخلوق کی خدمت پر مامور رہے۔ بعض نوجوانوں کو بعض حالات میں غصہ آجاتا ہے تو میں ان کو سمجھایا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں یعنی جماعتِ احمدیہ کو زندہ کرنے کے لئے پیدا کیا ہے مارنے کے لئے پیدا نہیں کیا اور حقیقی زندگی وہ ہے جو خدا میں ہو کر گذاری جائے باقی تو اگر انسان کی زندگی حیوان کی زندگی سے مختلف نہ ہو تو وہ کیا زندگی ہے لیکن انسان کی وہ زندگی جو خدا میں ہو کر گذاری جائے

انسان کی حقیقی زندگی

ہے۔ اور اس قسم کی زندگی کو دینے کی ذمہ داری جماعتِ احمدیہ پر عائد کی گئی ہے اور میں نے بتایا ہے کہ اس کے لئے جہاں اور بہت سی مختلف قسم کی عطایا میں سے خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے۔ وہاں مال میں سے خرچ کرنے کے لئے بھی بلایا جاتا ہے۔ پس کبھی تو ان حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس تلوار کے جو اسلام کے خلاف میدان میں نکلتی تھی فساد اور شر سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے مسلمان کو بلاتے تھے اور کبھی جہاد کے سفر میں راشن کم ہو جاتا تھا تو اعلان کرتے تھے کہ جس کے پاس جو کچھ ہے وہ خزانے میں جمع کرا دے جس کے پاس پانچ کھجوریں ہیں وہ بھی اور جس کے پاس پانچ من کھجوریں ہیں وہ بھی اور وہ برابر کی تقسیم ہو جائیں یہ خالصۃً انسانی پیار کا جلوہ ہے۔ مجھے تو یہی نظر آتا ہے امید ہے کہ آپ کو بھی ایسا ہی نظر آئے گا۔ پس جس وقت انسان کو بھوک کی تکلیف کا اندیشہ ہوا تو سب کو برابر کر دیا انہوں نے کہا کہ اگر تکلیف اٹھائیں گے تو ہم سب اٹھائیں گے اور خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ اس تھوڑے میں برکت ڈالی اور ان کی سیری کے سامان پیدا کئے۔ میرے علم میں نہیں ہے صحابہؓ نے کہیں یہ بھی ذکر کیا ہو کہ اس کے باوجود ہمیں بھوک کی بہت تکلیف اٹھانی پڑی کیونکہ اصل میں

غذا کی مقدار نہیں بلکہ اس مقدار کا انسان کے اندر

سیری کا احساس پیدا کرنا

اصل چیز ہے۔ مختلف آدمی مختلف مقدار میں غذائیں کھاتے ہیں۔ کسی کو ایک چھٹانک آٹا سیر کر دیتا ہے اور اس کے اندر سیری کا احساس پیدا کر دیتا ہے۔ اور کسی کو آدھ سیر آٹا بھی سیر نہیں کرتا۔ ایسے لوگ بھی میرے علم میں ہیں۔ لیکن اگر اللہ تعالےٰ چاہے اور انسان کے جسم کی ضروریات کو تھوڑے میں پورا کر دے تو وہ اس پر قادر ہے۔ اور اپنے بندوں سے وہ کبھی اس طرح بھی پیار کرتا ہے کہ تھوڑے میں اتنی برکت ڈالتا ہے کہ انسان کے جسم کی ضرورتیں، اس کے پیارے بندوں کے جسم کی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

اس زمانہ میں زندگی کے وقف کے لئے اعلان ہوتا ہے، اپنے اموال کے خرچ کرنے کے لئے اعلان ہوتا ہے۔ اس طرح میدانِ جنگ کا اعلان نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے تو یہ زمانہ آیا ہے۔ اور اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے تو مہدی معہود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں اور اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے تو ہمیں مہدی معہود کے متعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی پیشگوئیاں نظر آتی ہیں۔ اس پیار سے اسلام کو پھیلانے کے لئے آج کی دنیا میں اموال کی ضرورت ہے۔ پہلے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نداء لی۔ کیونکہ اصل نداء تو آپؐ ہی کی ہے۔ باقی تو ساری ندائیں طفیلی ہیں۔ اور اب میں نے مہدی کے زمانے کی نداء لے لی۔ بیچ کا سارا زمانہ ایسا ہے جس میں خدا تعالےٰ کے پیارے اور محبوب اور برگزیدہ بندے خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اپنے گرد جمع ہونے والے مخلصین سے مالی قربانیاں بھی لیتے رہے ہیں۔ پس ہر انسان کو یہ نہیں کہا کہ تو خود فیصلہ کر کہ تو نے خدا کو خوش کرنے کے لئے کہاں اور کس طرح دینا ہے بعض حالات میں چھوٹی چھوٹی ایسی قربانیاں ہیں جن کے متعلق اس کو کہا کہ تو آپ فیصلہ کر لیا کر مثلاً زکوٰۃ پر اس کے بعض اخراجات وغیرہ ہیں لیکن ان کی حدبندی بھی خود اسلام نے کر دی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی آواز، تلقین یا نداء ہے جو براہِ راست یا بالواسطہ اُٹھتی اور بلند ہوتی ہے۔ یہ آواز بالواسطہ آپؐ کے مخلصین، آپؐ کے اطاعت گزار، آپؐ کے عشق اور محبت میں فنا ہونے والوں کے ذریعہ سے اُٹھتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس وقت اسلام کو اس بات کی ضرورت ہے اس کے لئے آگے آؤ

اس زمانہ میں جو ساری دنیا میں ایک جال پھیلنا تھا تبلیغ اسلام کا، اشاعتِ اسلام کا، اس حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے رکھنے کا، اس پیاری تعلیم سے پڑھے لکھوں کو متعارف کرانے کا، اس کے لئے ایک وقت میں

جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں

وہ وقت آیا کہ خدا کی طرف سے ہمیں باہر نکلنے کا حکم ہوا اور اس کیلئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریکِ جدید کو قائم کیا۔ جیسا کہ ہر اچھے درخت کی ابتداء بھی ایک چھوٹے سے نحیف اور کمزور پودے سے ہوتی ہے۔ تحریکِ جدید کی ابتداء بھی اسی طرح ہوئی لیکن آج وہ ایک بہت بڑا درخت بن گیا ہے۔ اور سارا سال ہی پھلوں سے لدا رہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس درخت میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ اس کی شاخیں ایک طرف افریقہ کے صحراؤں میں پھیلی ہوئی ہیں اور دوسری طرف شمالی امریکہ کی گنجان اور تہذیب نو کی آبادیوں کے اندر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور وہاں چھوٹے چھوٹے جزیرے بن رہے ہیں جو ان نو تہذیب یافتہ لوگوں کو نئی تہذیب کے گند اور اس کی نحوست سے بچا کر اسلام کی حسین تعلیم کے اوپر قائم کر رہے ہیں۔ ان جزیروں میں جو ہمارے احمدی رہ رہے ہیں ان کی زندگیاں بالکل مختلف ہیں۔ پھر ایک طرف اس کی شاخیں جاپان میں چلی گئیں۔ اور آسٹریلیا میں چلی گئیں۔ جنوبی امریکہ میں چلی گئیں۔ یورپ اور انگلستان میں اور اس مڈل ایسٹ میں چلی گئیں جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید وہاں بڑا تعصب پایا جاتا ہے۔ اور ہمارے لئے اس کے دروازے کھلے نہیں، وہاں بھی اگرچہ کثرت سے نہیں لیکن دروازے کھلے ہیں۔ وہ لوگ بھی احمدی ہوتے ہیں۔

قریباً ہر ملک ایسا ہے جہاں کے مقامی باشندوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اور احمدیت کو جب مسلمان قبول کرتا ہے تو بعض دفعہ کہتے ہیں کہ مسلمان احمدیت کو کیوں قبول کرے، اسے کیا فائدہ؟ وہ اس لئے قبول کرے کہ احمدیت قبول کر کے دنیا میں اسلام کی اشاعت کا جو انتظام ہوا ہے۔ اور ایک مہم جو جاری ہوئی ہے۔ اور دنیا میں اشاعتِ اسلام کا ایک جہاد جو شروع ہو چکا ہے۔ اس میں وہ شخص شامل ہو جاتا ہے اور احمدیت سے باہر حقیقی جذبہ، ویسا کوئی سامان نہیں ہے۔ باقی دنیادار پیسے کھلے ہاتھ خرچ کرتے ہیں

اور ہم قدر کرتے ہیں بڑی بڑی مساجد کی جو بنائی جاتی ہیں۔ اور ہم قدر کرتے ہیں ان پیسوں کے خرچ ہونے کی۔ اور ہم دعائیں کرتے ہیں کہ خدا وہ دن بھی لائے کہ جب یہ مساجد نمازیوں سے بھی بھر جائیں۔ لیکن یہ سعی اور کوشش اور یہ جہاد کہ اسلام کے حُسن اور احسان اور اس میں جو جذب پایا جاتا ہے اس کے ذریعہ سے غیر مسلموں کو کھینچنا یہ

مہدی علیہ السلام کی مہم

ہے اور یہ جہاد جو شروع ہو چکا ہے اس سے باہر کوئی اور جہاد ہمیں نظر نہیں آتا۔ لیکن تاہم ہر کوشش جو اسلام کو پھیلانے کی ہے خواہ وہ باہر ہی ہو ہم اس کی قدر کریں گے، ہم اس سے پیار کریں گے۔ وہ ہماری طرف ہی لوگوں کو لانے والی ہے۔ ان کو خواہ نظر آئے یا نہ آئے۔

بہرحال تحریکِ جدید سے جو ایک چھوٹا سا کام شروع ہوا تھا۔ اب وہ بہت پھیل گیا ہے۔ اب اس کی شکل بدل گئی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک ہمارے رجسٹروں میں ایک پیسہ بھی بیرونِ ہندوستان کے چندوں کا نہیں تھا۔ اور اب سوائے ان بنیادی اخراجات کے جو ان پر بہرحال مرکز میں ہوتے ہیں مثلاً لٹریچر کی اشاعت پر خرچ اور جامعہ احمدیہ میں مبلغ بنانے پر خرچ باقی جو ان کے روزمرہ کے اخراجات ہیں انہیں بیرونِ پاکستان کی ساری دنیا مل کر اجتماعی زندگی میں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئی ہے اور پاکستان کی ایک پیسے کی بھی محتاج نہیں رہی۔ اتنا زبردست انقلاب آچکا ہے دنیا میں یہ معمولی بات نہیں ہے۔ تم سوچو ۱۹۴۴ء میں یہ بیرونِ ہندوستان کی دنیا (اس وقت پاکستان نہیں بنا تھا) مرکز کی پیسے پیسے کی محتاج تھی۔ ایک پیسہ بھی ہماری لسٹ میں ان کی آمد کا نظر نہیں آتا۔ اور وہ جو اس وقت پیسے پیسے کی محتاج تھی۔ آج ایک پیسے کی بھی محتاج نہیں ہے۔ اتنا انقلاب آگیا ہے وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بعض جگہ

نئی تحریکیں شروع ہوئی ہیں

اور وہ ایریا، وہ ملک، وہ ریجن خود اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا تو پاکستان سے باہر کے دوسرے ممالک کہتے ہیں کہ ہم تمہاری مدد کو آتے ہیں اور اب تو میں نے پچھلے جمعہ میں بتایا تھا کہ ایک مسجد کی تعمیر کا قریباً سارا خرچ زیادہ تر انگلستان کی جماعتیں اُٹھائیں گی۔ لیکن اس کا کوئی ⅓ امریکہ کی جماعتیں اور ۵ فی صد کے قریب سکنڈے نیویا کی جماعتیں اس مسجد پر خرچ کریں گی۔ اس کے لئے ہمیں محروم کر دیا ہے۔ دعا کریں کہ حالات بدل جائیں اور درست ہو جائیں اور پھر جو اگلا منصوبہ ذہن میں آیا ہے۔ یعنی اوسلو (ناروے) کی مسجد کا اس کی تعمیر کی ساری کی ساری ذمہ داری جماعتِ احمدیہ انگلستان پر ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ انگلستان کی جماعت کے وعدوں کے دو حصے ہیں۔ ان کا حساب الگ الگ ہے۔ جو دوسرا حصہ ہے ان کی جو پہلی رقم ملتی ہے وہ ساری اوسلو کی مسجد پر خرچ کر رہے ہیں کسی اور ملک کی بھی ضرورت نہیں رہے گی۔ کہتے ہیں تمہارے پاس پیسہ کہاں سے آگیا ہے۔ ہماری دولت پٹرول کے چشمے نہیں ہیں، ہماری دولت بڑے بڑے کارخانے نہیں ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کی دولت

وہ مخلص دل ہیں جو منور سینوں کے اندر دھڑک رہے ہیں جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینے والے ہیں۔ اس وقت بھی بیرونی ممالک میں وہ لوگ بھی ہیں جو شاید سارا سال بمشکل دو روپے دیتے ہوں گے۔ یا پانچ روپے دیتے ہوں گے۔ اتنے غریب لوگ بھی ہیں۔ لیکن پانچ روپے دے کر وہ اس سے زیادہ قربانیاں دے رہے ہیں جو ایک ملینیئر لاکھوں روپے دے کر کرے۔ کیونکہ پانچ روپے دینے سے ان کو خدا کی راہ میں بھوک کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ ان کو کچھ ایسے کھانے چھوڑنے پڑتے ہیں جو ان کے روزمرہ سے کم ہوتے ہیں اور اس اخلاص کے ساتھ جو قربانیاں خدا تعالےٰ کے حضور پیش کی جاتی ہیں۔ ہم دعا بھی کرتے ہیں (میں بھی اور ساری جماعت بھی) اور ہم اپنے ربِ کریم سے امید بھی رکھتے ہیں کہ وہ قربانیاں قبول ہوں گی۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو نتیجہ نکلا کرتا ہے خدا کی نگاہ دولت کے انبار دیکھ کر وہ نتائج نہیں نکالتی، اس لئے کہ وہ دولت کے انبار کا محتاج نہیں ہے، وہ تو غنی ہے، وہ تو صمد ہے، اس کو تو اموال کی ضرورت نہیں، وہ تو مالک کُل ہے، ہر چیز اسی نے پیدا کی اور وہ اس کا مالک ہے۔ وہ تو جب ثواب کے رنگ میں نتیجہ نکالتا ہے تو وہ

یَنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

دلوں کے تقویٰ کو دیکھا کرتا ہے۔ وہ تو یہ دیکھتا ہے کہ ایک غریب "دُنیا کا دُھتکارا ہوا" پھٹے ہوئے کپڑوں میں ملبوس، کھانا اسے ملتا نہیں اور اگر ملے بھی تو مالی قربانیاں پیش کرنے کی نداء جب اُس کے کان میں پڑتی ہے تو باوجود اس غربت کے وہ ایک پیسہ اُٹھتی۔ رتی پیسہ (بہرحال تکلیف اٹھاتا اور) میرے حضور پیش کر دیتا ہے۔ یہ چیز جب اس کی نگاہ میں آتی ہے تو پھر وہ نتائج نکالتا ہے اور پھر وہ اتنے انقلابی نتائج ہوتے ہیں کہ (انشاء اللہ) دُنیا دیکھے گی کہ وہ چیز جو آج انہونی نظر آتی ہے کہ اسلام کیسے پھیلے گا۔ وہ پوری ہو کر رہے گی۔ ایک طرف بڑی زبردست GODLESS (گاڈلیس) سوسائٹی ہے جو کہتی ہے کہ ہم خدا سے بیزار ہیں۔ تم بھی خدا سے بیزار اور خدا بھی تمہارے اعمال اور منصوبوں سے بیزار لیکن خدا تم سے پیار کرنے والا ہے۔ تم اس کی مخلوق ہو۔ اُس نے ایسے سامان پیدا کر دئے ہیں کہ تم چاہو نہ چاہو ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ تم اس کی طرف آؤ گے کھنچے چلے آؤ گے۔ اور تمہیں اُس وقت تک چین نہیں آئے گا۔ جب تک کہ تمہاری گردنیں اس کے پاؤں کے اوپر جھک نہیں جائیں گی۔ پس ہم جو حقیقت سے آگاہ ہیں۔ ہم جو

خُدا تعالےٰ کی قدرتوں کو پہچاننے والے

ہیں ہم جانتے ہیں کہ Godless Society (گاڈلیس سوسائٹی) کے نعرے لگانے چند دنوں کی بات ہے چند سالوں کی بات ہے۔ ہوگا وہی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ......۔ دُنیا کی کوئی طاقت قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے خلاف کچھ نہیں کر سکتی۔ پھر دوسری طرف سرمایہ دار ممالک ہیں جہاں عیسائیت بڑی طاقتور ہے لیکن اندر سے کھوکھلی ہے۔ تاہم ظاہر میں بڑی طاقت ہے۔ ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ بڑے پیسے ہیں۔ میں نے شمار تو نہیں کی لیکن میرے خیال میں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں پادری ہیں جو دُنیا میں کام کر رہے ہوں گے۔ بے تحاشا ان کا لٹریچر چھپ رہا ہے مگر وہ مانتے ہیں کہ وہ ناکام ہو گئے ہیں۔ اسے تسلیم بھی کرتے ہیں اور اپنے رسالوں میں بھی شائع کرتے ہیں کہ جہاں جہاں افریقہ میں احمدی ہیں وہاں عیسائیت پسپا ہو رہی ہے۔ ایک وقت میں انہوں نے کہا تھا کہ افریقہ خداوند یسوع مسیح کی جھولی میں ہے۔ وہ وقت بھی کہ جب وہ یہ نعرے لگاتے تھے اور آج وہ مجبور ہو گئے ہیں یہ تسلیم کرنے پر کہ ہم ایک عیسائی بناتے ہیں تو جماعت دس مسلمان بنا لیتی ہے۔

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے

یہ ہماری کوششوں یا ہمارے اموال کا نتیجہ نہیں ہے۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ دولت کے انبار، محض دولت کے انبار دیکھ کر تو خدا تعالےٰ نتائج نہیں نکالا کرتا۔ وہ تو دلوں کو ٹٹولتا ہے (یہ محاورہ ہے ورنہ اُس سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے) وہ تو دلوں کی کیفیت کو دیکھتا ہے۔ اگر اُن میں تقویٰ ہو، اگر ان میں اپنا پیار پائے، اگر ان دلوں میں خدا تعالےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عشق پائے تو وہ ان کے دو پیسے میں وہ برکت ڈال دے گا کہ ساری دُنیا کے اموال وہ برکت نہیں پیدا کر سکتے۔

پس تحریک جدید کو خدا تعالےٰ نے اس کے لئے ایک وسیلہ بنایا ہے جس کے نئے سال کا میں نومبر کے شروع میں اعلان کیا کرتا ہوں۔ یہ جو سال نو ہے یہ دفتر اوّل کا بیالیسواں (۴۲) سال اور دفتر دوم کا بتیسواں (۳۲) سال اور دفتر سوم کا گیارہواں سال ہے۔ پچھلے سال یعنی دفتر اوّل کے اکتالیسویں (۴۱) سال اور دفتر دوم کے اکتیسویں (۳۱) سال اور دفتر سوم کے دسویں سال کے مجموعی وعدے نو لاکھ چوالیس ہزار تک پہنچ چکے ہیں جبکہ میں نے جو تحریک کی تھی وہ سات لاکھ نوے ہزار کی تھی۔ بہرحال مخلصین جماعت نے اللہ تعالےٰ کے پیار کے حصول کے لئے جتنی تحریک کی گئی اس سے زیادہ کے وعدے کر دیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے

کہ وہ اُنہیں ان وعدوں کے پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

ہر سال ہمارے وعدے پہلے سے کچھ زائد ہوتے ہیں کیونکہ ہم ایک جگہ ٹھہرنے والی جماعت نہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں اور میں دُعا بھی کرتا ہوں اور کرتا رہوں گا کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے کہ آئندہ سال ہمارے وعدے پچھلے سال سے یعنی جو سال گزر رہا ہے اس کے وعدوں سے زائد کے ہو جائیں۔ اس وقت تک جو گزشتہ سال کی وصولی ہوئی ہے وہ قریباً پچاس فیصد ہے لیکن تحریک جدید کا طریق یہ ہے کہ نئے سال کا اعلان تو نومبر کے شروع میں ہو جاتا ہے لیکن پچھلے سال کی ادائیگی ۳۰؍اپریل تک ہو سکتی ہے اور بیچ میں overlapping (اوورلیپنگ) ہے۔ مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ ۳۰؍اپریل تک جماعت اپنے وعدوں کو پورا کر دے گی۔

باقی دفتر والوں نے مجھے ایک اور مشورہ دیا تھا وہ میں قبول نہیں کرتا۔ اس سال کے جو وعدے ہیں ان سے زائد وعدے اور جو اس سال کی وصولی ہوگی اس سے زیادہ وصولی ہونی چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ جماعت کو توفیق عطا کرے

خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کا شکر بجا لانے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہم اگر اس سے بڑھ کر نہیں تو اسی اخلاص سے قربانی دیں۔ اوّل تو اس سے بڑھ کر اخلاص اور اس کی محبت زیادہ اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہوئے اور اس مہم اور اس جہاد کی اہمیت کا احساس رکھتے ہوئے مالی قربانی دیں۔ اور اس وقت مالی قربانی کے ساتھ ساتھ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اگلی نسل کو بھی سنبھالیں کیونکہ یہ کام نسلاً بعد نسلٍ ہونا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اور میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہر قول قرآن کریم کی تفسیر ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں سے کسی ارشاد کی تشریح ہے۔ آپ نے استدلال کیا ہے کہ ابھی تین سو سال پورے نہیں ہوں گے۔ کہ مہدی معہود کے ذمہ جو فرض عائد کیا گیا ہے نوعِ انسانی کو خدائے واحد و یگانہ کے جھنڈے تلے جمع کر دینے کا اور ہر دل میں (الّا ما شاء اللہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا کر دینے کا یہ فرض انشاء اللہ پورا ہو چکا ہوگا آپ نے جس رنگ میں یہ باتیں بیان کی ہیں اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا ہے جس کا میں کئی بار اعلان کر چکا ہوں کہ میرے نزدیک ہمارے اس جہاد کی پہلی صدی تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی انشاء اللہ تعالےٰ

غلبۂ اسلام کی صدی

ہے اس لئے ہمیں رحم آتا ہے ان لوگوں پر جو ہمارے احساسات کو نہیں سمجھتے۔ ہمیں اپنے لئے خدا کی قسم کچھ نہیں چاہیئے۔ ہمیں تو کچھ چاہیئے وہ خدائے واحد و یگانہ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چاہیئے۔ اس کی تیاری کی صدی میں جو باقی پندرہ سال رہ گئے ہیں۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا دیتا ہوں کہ یہ بڑے سخت سال ہیں۔ کیونکہ اگر جیسا کہ میں سمجھتا ہوں دوسری صدی، غلبۂ اسلام کی ہے تو اس صدی کے تیاری کے جو آخری پندرہ سال ہیں اُن میں وہ سب طاقتیں جو اسلام کو غالب آتا دیکھنا نہیں چاہتیں وہ انتہائی زور لگائیں گی کہ ہم تیاری نہ کر سکیں اور غلبۂ اسلام کی صدی، غلبۂ اسلام کی صدی نہ بن سکے۔ ہوگا تو وہی جو خدا چاہے گا لیکن

ہماری ذمہ داری ہے

کہ ہم اپنی کمریں کس لیں اور ہر قسم کے دُکھ اور تکالیف برداشت کر کے یہ جو پندرہ سال ہیں اُن میں اس تیاری کو مکمل کریں جس کا مطالبہ غلبۂ اسلام کی صدی ہم سے کر رہی ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہماری تیاریاں سر پھوڑنے کے لئے نہیں ہیں ہماری تیاریاں نیم مُردوں کو زندہ کرنے کیلئے ہیں، اخلاقی مُردوں کو اخلاقی حیات دینے کیلئے ہیں، جو روحانی طور پر خشک ہیں، روحانی آب حیات ان تک پہنچانے کیلئے ہیں۔ یہ ہے ہماری تیاری، ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ جو اپنی طرف سے ہمارا مخالف ہے، ہم تو کسی کے دشمن نہیں ہیں لیکن وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہمارا دشمن ہے، ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ اس کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی چبھے۔ سر پھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہم نے تو پیار سے اپنوں کو بھی جیتنا ہے اور غیروں کو بھی جیتنا ہے اور انشاء اللہ ہم سب کو اُمتِ واحدہ بنا دیں گے۔ اپنے زور سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے۔ خدا نے اپنی رحمتوں سے وہ کچھ ظاہر کیا جس کا تصور بھی ہمارے دماغ نہیں کر سکتے تھے کہ

عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے

کہ بیرونی ممالک کے سارے اخراجات بیرونی ممالک کی جماعتیں اُٹھا لیں گی جب کہ اُس وقت وہ ایک دھیلہ بھی چندہ نہیں دے رہی تھیں۔ باہر کی جماعتوں کے اخلاص کو دیکھ کر مجھے تو خیال آیا کرتا ہے اور یہ جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ہم مرکزی جماعت ہیں .... دوسرے لوگ بعد میں آ کے کہیں ہم سے آگے نہ نکل جائیں۔ ایک مرکزی احمدی کے دل میں یہ بھی ایک غیرت ہونی چاہیئے کہ کسی اور کو ہم آگے نہیں نکلنے دیں گے۔ بلکہ قربانی اور ایثار اور اخلاص اور فدائیت کے جو نمونے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہم اپنی طرف سے دکھائیں گے کوشش یہ کریں گے کہ خدا تعالیٰ کو وہ سب سے زیادہ پیارے اور مقبول ہو جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین ۔!

تربیتِ اولاد کا اہم فریضہ — اور — بہار کی چار احمدی مائیں

از مکرم عبدالکریم رضی احمد صاحب سینپوری مونگھیری (بہار)

تربیتِ اولاد وقت کی ضرورت کا اہم موضوع ہے۔ ہمارے قابلِ قدر مضمون نگار نے دلنشین انداز میں اس پر قلم اٹھایا ہے۔ اور قابلِ عمل تعمیری پروگرام پیش فرمایا ہے۔ ضرورت ہے اس امر کی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حالیہ تحریک کے مطابق ہر احمدی گھر میں دینی باتیں ہوں۔ اور احمدیت کی نئی نسلوں کو عملی رنگ میں اسلام و احمدیت کے ماحول میں ایسی تربیت دی جائے کہ وہ خالص اسلامی رنگ میں ڈھلتی چلی جائیں تا اسلام کا جو عالمگیر غلبہ مقدر ہے اس میں ہماری اپنی اولادیں بھی حصہ دار بن سکیں ——— ایڈیٹر بدر

خواتین کی ذمہ داریاں اور ان کے ذریعہ پورا کئے جانے والے اہم کردار کا ذکر قارئین بدر کے سامنے ایک موقعہ پر محترم مولوی صدیق امرتسری صاحب نے اپنے مضمون "اسلام اور عورتوں کے حقوق" میں پیش کیا۔ اس طرح کے قیمتی مضامین کی طرف توجہ کی ضرورت اس زمانے میں اور شدید ہوگئی ہے۔ کیونکہ نئی فضا اور فیشن پرستی کی تقلید اس وسیع پیمانے پر ہو رہی ہے کہ خاص و عام سبھی اس مسموم رَو میں بہہ چلے ہیں۔

میں کچھ عرصہ سے بہار کے چند اولین ایمان لانے والے بزرگوں کے متعلق مواد اکٹھا کر رہا ہوں اسی ضمن میں میری توجہ چند متبرک اور واجب التعظیم خواتین کی طرف مبذول ہوئی، جن کا ذکر برمحل ہوگا۔ اُمید ہے ہماری بہنوں کی توجہ اس طرف منعطف ہو کر ان کے مذہبی کردار کی تعمیر میں معاون ہوگی۔

آج سے اَسّی سال قبل پنجاب کے ایک گمنام گوشہ سے ایک آواز اُٹھی۔ وہ صداقت اور ایمان کی حامل آواز، ایسی پُر اثر تھی کہ دُور و نزدیک بسنے والی سعید اور مضطرب روحوں میں اس طرح پیوست ہوگئی کہ اُن کے پورے وجود نے اس پکارنے والے کے وجود میں خود کو گم کر دیا۔ بہار کی وہ متبرک ہستیاں جنہوں نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر آقا کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لیا۔ اُن میں سے چند کے نام یہ ہیں حضرت مولانا عبدالماجد صاحب رضؓ بھاگلپوری۔ حضرت علی احمد صاحب رضؓ بھاگلپوری۔ حضرت مولوی سید وزارت حسین صاحب رضؓ مونگھیری۔ حضرت ماسٹر محبوب صاحب رضؓ مونگھیری۔ حضرت حکیم خلیل احمد صاحب رضؓ مونگھیری۔ اور حضرت عبدالمجید صاحب رضؓ مونگھیری وغیرہم۔ یہ ہستیاں اپنے زمانے کے جید عالم فاضل اور صاحبِ کمال بزرگ تھے۔ علوم عربی و فارسی و علوم قدیم و مروّجہ اور عقلی و نقلی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ انہوں نے تحقیق و تفتیش کے بعد ادراک و فہم کے ساتھ ایمان لانے کی سعادت حاصل کی تھی۔ اور مسیح محمدی علیہ السلام کی اطاعت کا طوق اپنی گردنوں میں ڈالا تھا۔ اُس زمانے کے ہندوستان میں بہار علمی، عملی، لسانی، ادبی اور مذہبی لحاظ سے بہت آگے بڑھا ہوا تھا۔ دینی جذبہ اور حمیت بھی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ کچھ عرصہ قبل ہی سید احمد شہید بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آواز پر بہار نے (آرہ سے صادق پور پٹنہ ہوتے ہوئے مونگھیر اور بھاگلپور تک) نہایت پُر زور طریقہ پر لبیک کہہ کر دار و رسن کو دعوت دی تھی۔ ضرورت ہے کہ ان بزرگان کے متعلق اُن کے خاندان کے افراد توجہ کر کے اُن کی زندگی کے مخفی گوشوں کو منظرِ عام پر لائیں۔ جن چار خواتین کا ذکر کیا جائے گا وہ ان ہی کے فیضِ تربیت کی بنا پر اس مضمون کے لئے محرک بنیں۔

ان خواتین کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ ان کی شادی غیر احمدی حضرات سے ہوئی۔ اُن کے شوہر تاحیات غیر احمدی رہے۔ مگر وہ خواتین خود احمدی رہیں۔ اور اپنے بچوں کو احمدی بنایا۔ صرف نام کا احمدی نہیں بلکہ مخلص، سچے اور جانثار احمدی بنایا ——— بادی النظر میں یہ ایک چھوٹی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر ہمارے یہاں کے سماجی پس منظر سے واقف حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ متوسط زمیندار (بہار میں دوامی بندوبست تھا اور تحصیل مالگذاری بھی زمیندار کے تحت تھا) خاندان میں عورت کی انفرادی حیثیت نہیں کے برابر تھی۔ شوہر کی رضا ہی اُس کا فرضِ اوّلین سمجھا جاتا تھا۔ اور جس کی تربیت بچپن سے ہی غریب لڑکی کو خود میکے میں دی جاتی تھی کہ برخلاف اس کے جگ ہنسائی ہوگی اور میکے کی ناک کٹ جائے گی۔ عورت نِرا جانور کے بے زبان سمجھی جاتی تھی کیونکہ مروّجہ سماجی اقدار کے تحت عورت کو ہر حالت میں اپنی زبان کو بند رکھنا ہوتا تھا۔ شوہر کو مجازی خدا سمجھنا اور اس کے ہر حکم کو بے چون و چرا تسلیم کرنا، اُس کا فرضِ منصبی تھا۔ اُس دور میں اقبال ایسے مفکر بھی اس عقدۂ مشکل کی کشود سے عاجز رہے ؎

میں بھی مظلومئ نسواں سے ہوں غمناک بہت
نہیں لیکن نگہ اس عقدۂ مشکل کی کشود

ایسے جابر اور قہار سماج میں ایک عورت کا اپنے شوہر سے مختلف عقیدہ پر قائم رہنا، خود ایک بڑی بات ہے۔ کجا اپنے بچوں کو ان کے باپ کے عقائد کے برخلاف تعلیم و تربیت دے کر احمدی بنانا! پھر اُن کی شادی احمدیوں سے کرانا، بالخصوص لڑکیوں اور اُن میں ایسا اخلاص پیدا کرنا کہ کبھی وہ اپنے عقیدہ سے متزلزل نہ ہو سکیں۔ ان خواتین کی جرأت، ان کا جذبہ ایمانی اور بے پناہ عزیمت ہی خود اُن کی عظمت کا درخشاں ثبوت ہے۔

چند سوال قارئین کے ذہن میں خود بخود اُٹھیں گے۔ کہ ان خواتین کے ایسے کردار کا باعث کیا تھا کونسی وہ مخصوص بات تھی، جس نے ان کو ایسا اٹل، ثابت قدم اور آہنی عزم بخشا! یہی وہ نقطۂ تدبر ہے، جس پر آج کے والدین کو سوچنا ہے۔ یہ اُن خواتین کے محترم والدین کی تعلیم اور تربیت کا پرتو اور نقش تھا۔ جس نے ان کو یہ مقام عظیم عطا کیا۔ یہ اُن کے والدین کے ذریعہ بنایا ہوا گھر کا ماحول تھا اور خود اُن کے والدین کا ذاتی نمونہ تھا جس نے اُن کے بچوں کے کردار میں، عمل میں ثبات اور ایمان میں استحکام بخشا۔

اس مقام پر یہ مستحسن ہوگا کہ ہم خود اپنا جائزہ ایک نظر میں لے لیں کہ آج ہماری موجودہ حالت کیا ہے۔ ایک پُشت یا دو پُشت قبل گزرنے والے بزرگوں کے مقام پر آیا ٹھہرتے ہیں یا نہیں؟ دیکھا جاتا ہے کہ احمدیوں کے بعض خوش حال گھرانے یا اعلیٰ عہدہ پر فائز خاندان میں اسلامی ماحول سے دُوری ہوتی جا رہی ہے۔ چند مخصوص گھرانے ایسے بھی ہیں جو پردہ کی قید سے آزاد ہیں۔ جب کہ المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو ترکِ سلام تک کا اس ضمن میں حکم دے رکھا ہے۔

الحمد للہ، کہ ہمارا معاشرہ گُناہ کبیرہ سے پاک ہے۔ ہم میں شراب اور جُوا مطلق نہیں ہے۔ سینما بینی کی لعنت گرچہ احمدیوں میں بہت کم ہے پھر بھی خدا نخواستہ جہاں بھی ہے، سارے احمدی سماج کے لئے نفرت سے کم نہیں۔ یہ امور تو "نہی" کے ضمن میں ہوئے۔ جہاں تک وہ احکام اور افعال ہیں جو "امر" کے ضمن میں آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں محاسبہ کی غرض سے چند سوال درج ہیں، جو ایک باپ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ خود ان کی روشنی میں اپنا تجزیہ کریں گے۔

(۱) کیا آپ خود امامت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور بچوں کو فرداً فرداً نماز کے لئے پکارتے ہیں؟

(۲) کیا آپ کے گھر میں ۱۸ سال سے اوپر کے تین فرد ہیں؟ اگر ہیں تو کیا پانچوں وقت نماز جماعت سے قائم کرتے ہیں۔ (فجر، مغرب اور عشاء میں کام کا کوئی عذر تو پیش آتا نہیں)

(۳) کیا آپ کے گھر میں تفسیر صغیر ہے؟ کیا آپ خود روزانہ بامعنی تلاوت کے عادی ہیں؟

(۴) کیا آپ کے بچے روزانہ کم از کم دس آیات اپنی اہلیت کے مطابق صرف یا بامعنی پابندی کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں؟

(۵) کیا آپ اپنی اہلیہ اور بچوں کو تلاوت کی تاکید کرتے ہیں؟

(۶) کیا آپ نے، آپ کی اہلیہ نے اور بچوں نے اسلام کی پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی اور پانچویں کتاب کا مطالعہ کیا ہے؟

(۷) آپ خود بدر کا مطالعہ کرتے ہیں؟ کیا اپنے بچوں کو بدر میں شائع شدہ خطبات پڑھ کر سناتے ہیں؟

اگر ان ساتوں سوالات کے جواب ہاں میں ہیں تو اللہ آپ کو مبارک کرے۔ آپ کے گھر میں اسلامی معاشرہ قائم ہے اور انشاء اللہ رحمت خداوندی کی آپ اور آپ کی اولاد وارث ہوگی۔ اسلام نے دُنیا کی تحصیل سے منع نہیں کیا۔ مگر ہم نے اپنے پیارے مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ شرائطِ بیعت کی اس شق کی عملی تعلیم کیا والدین بچوں کو نماز اور قرآن کریم کی تعلیم دے کر اور اُن پر عمل کرا کر پوری کرتے ہیں؟ یہ ایک واضح بات ہے کہ جب تک کلام پاک بامعنی نہ پڑھا جائے (خاص کر تفسیر صغیر سے) اسلام سے نزدیکی کبھی نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا اور اسلام کا قرب ہم اور ہماری اولاد حاصل نہیں کرتے، باوجود ہمارے زبانی دعویٰ احمدیت کے ہم اُس برگزیدہ جماعت میں شریک نہیں ہو سکتے۔ جسکی پیشگوئی سورہ جمعہ میں "واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" میں کی گئی ہے۔

اگر ہم ذرا بھی تدبر اور تفکر سے کام لیں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ آج کی دُنیا میں ہمارا کوئی مثیل نہیں۔ ہم ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ہمارا خلیفہ ہمارا روحانی مشفق باپ ہے جو ہر لمحہ ہماری فلاح کے لئے بارگاہ ربّ العٰلمین میں دست بہ دُعا ہے ——— ہماری جیسی چھوٹی جماعت کی مالی قربانیاں جس طرح ثمر آور بہ حکم خداوندِ کریم، ہو رہی ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم ایک واضح مقصد کے لئے ہی تخلیق ہوئے ہیں۔ اور ہم نے اسی مقصد کے حصول کے لئے ہی تو کبھی افغانستان میں سر کٹوائے اور کبھی روس میں سلاسل و طوق کو دعوت دی۔ اور ابھی پاکستان میں اسی مقصد کے استحکام کے لئے اپنے اموال اور اپنی گردنیں نذرانہ میں پیش کر دیں۔ پھر کیا یہ مقام تفکر نہیں کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کیا صحیح نقشِ قدم پر چلنے

کی اہل بن رہی ہے۔ کیا اس انقلاب عظیم کے ثمر کی حقدار ہماری ذریت ہو پائے گی۔ ہماری آج کی قربانی سے کل وہ فائدہ اٹھا پائیں گے۔ یہ بات ہمیشہ واضح رہے کہ سیاہ کبھی سفید ہو نہیں سکتا۔ حق کا راستہ ایک ہے اور صرف ایک۔ "قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ"۔ ہمارے لئے تو سر مو انحراف کی گنجائش نہیں۔ اس کی تعلیم بھی تو بچوں کو دینی ہے۔ اگر بنیاد میں کجی رہ گئی تو دیوار کبھی سیدھی نہیں ہوگی۔ اگر تخم کڑوا بو دیا گیا تو شیریں پھل پانے کی امید کوئی مجذوب ہی کر سکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی تربیت اور ان کی مذہبی تعلیم ہمارے دینی معاشرے کا سنگِ بنیاد ہے۔ صالح اولاد ایک صدقہ جاریہ ہے اور اجرِ عظیم کا موجب بھی۔ باقیات الصالحات میں صالح اولاد کو اوّلیت حاصل ہے۔ موجودہ زمانے میں سائنس نے ثابت کر دیا کہ تربیت یعنی ٹریننگ ہر چیز کو تکمیل کی طرف لے جاتی ہے۔ بچوں کو ماں سے بڑھ کر اچھی تربیت اور کون دے سکتا ہے اچھی اور دین دار ماں سے بڑھ کر بچوں کے لئے اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔

یہی وہ مقام ہے، جہاں ہماری آج کی مائیں آج کے دور میں آگے بڑھتی نظر نہیں آتیں۔ اور اس میں ان کا کیا قصور۔ ہم نے اپنے بچوں اور بچیوں کو اس سانچے میں ڈھالا ہی نہیں جس کی توقع ہم ان سے کرتے ہیں۔ مرد چونکہ باہر کی دنیا سے سروکار رکھتے ہیں، اس لئے ان کی طبیعت تغیر پذیر ہوتی ہے۔ مگر عورتیں ایک مستحکم قلعہ کی مانند ہر برے اثرات کا کامیابی سے مقابلہ کر سکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اردو ادب میں دلی کی بیگماتی زبان کو فصاحت کا اعلیٰ نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ پس اگر ماں کی دینی تعلیم اور تربیت پختہ ہے۔ تو آئندہ نسل کے صالح ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔

امید ہے کہ ذیل کی بزرگ خواتین نے جو بحیثیت ماں کے ایک مثال پیش کی ہے، ہمارے لئے اچھا نمونہ ثابت ہوگا اور ازدیادِ ایمان کا باعث بھی!

بہار کی احمدی خواتین میں سر فہرست حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ رضی اللہ عنہا، حرم محترم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نام نامی ہے۔ آپ حضرت مولانا عبد الماجد صاحب رضی اللہ عنہ کی دختر تھیں اور دیگر خواتین کے ذکر سے پہلے آپ کا ذکر مقام ادب ہے۔ بے شمار رحمت ہو آپ پر۔ آپ بھی نو بہار کی ہی تھیں۔ اور کیسا برگزیدہ مقام پایا۔ یہ بھی ان کے والدین کی تعلیم اور اعلیٰ تربیت کا مظہر ہے۔

(۱) حضرت بی بی میمونہ خاتون صاحبہ

گزشتہ ڈھائی سو برس سے اور ین (ضلع مونگیر) میں سادات کا ایک خاندان آباد ہے۔ ان کے مورث، شاہانِ دہلی کی طرف سے وہاں بھیجے گئے تھے۔ اور وہیں ان کو جاگیر دے کر بود و باش کا حکم ملا۔ اس خاندان میں سید عنایت حسین کے فرزند سید ہدایت حسین کو تین فرزند عطا ہوئے بڑے سید خلافت حسین دوسرے سید ارادت حسین اور تیسرے حضرت سید وزارت حسین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ سید ارادت حسین کی دختر حضرت میمونہ خاتون ہیں۔ ان کی شادی سید شاہ ڈاکٹر عبد الرشید صاحب جن کا زاد بوم اردل (ضلع گیا) کا مردم خیز خطہ تھا۔ اور جو آرہ (ضلع شاہ آباد) میں متوطن ہو گئے تھے، سے ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف خود اسلام کے مبلغین کے خاندان سے تھے اور حضرت شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ بہار کے خلیفہ شمس الدین و زین الدین کی اولاد سے ہیں، جو مشہور تحفی لکھنے کی تحریر "برادرم شمس الدین و زین الدین ظاہراً و باطناً از جانب شاہ شرف الدین احمد یحییٰ منیری بعد دعائے خیر مطالعہ نمائند" کے مخاطب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف تاحیات غیر احمدی رہے۔ آفریں ہے حضرت بی بی میمونہ پر کہ آپ کے آٹھ فرزندان میں سے چھ فرزند نہایت مخلص احمدی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(۱) سید شاہ شکیل احمد صاحب ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی۔ پروفیسر گیا کالج۔

(۲) سید شاہ وسیم احمد۔ ٹیکنیکل انجینیر۔ پاکستان

(۳) ڈاکٹر سید شاہ شمیم احمد۔ آرہ

(۴) سید شاہ تسنیم احمد۔ آرہ

(۵) ڈاکٹر سید شاہ شہاب احمد۔ کناڈا

(۶) سید شاہ شاہد احمد۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی۔ پروفیسر کناڈا۔

موصوفہ صحابیہ ہیں۔ اپنے والد اور چچا کے ساتھ آٹھ سال کی عمر میں چھ ماہ تک قادیان میں اقامت اختیار کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ دعا گو ہستی ہیں مبلغین کرام کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اور مسئلہ مسائل سے اچھی واقفیت رکھتی ہیں۔

(۲) محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ

آپ اسی خانوادے سے سید ارادت حسین کی دوسری دختر ہیں۔ آپ کی شادی اردل (ضلع گیا) میں جناب شاہ توحید صاحب سے ہوئی تھی۔ شاہ توحید صاحب تا زندگی غیر احمدی رہے۔ سبحان اللہ! آفریں ہے محترمہ صالحہ خاتون صاحبہ پر کہ آپ کی سب اولاد احمدی ہے۔ اور مخلص بھی۔ اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے

(۱) محترمہ شکیلہ اختر صاحبہ۔ زوجہ محترم سید اختر احمد صاحب اختر اورینوی (مشہور ادیب، شاعر اور مقرر)

(۲) محترمہ رضیہ رعنا صاحبہ۔ زوجہ مکرم عبد القیوم صاحب مرحوم جگاؤں بھاگلپور

(۳) مکرم عزیز احمد صاحب پروفیسر چاٹگام۔

(۴) محترمہ صوفیہ خاتون صاحبہ۔ زوجہ سید فضل احمد صاحب۔ آئی۔ پی۔ ایس۔ (اللہ تعالیٰ نے فضل صاحب کے سینہ میں دین کا درد بخشا ہے۔ سراپا عجز، سراپا حلم اور سراپا خیر ہیں)

(۵) مکرم خورشید احمد صاحب۔ اردل میں ڈاکٹری کرتے ہیں۔

(۶) محترمہ عذرا خاتون صاحبہ۔ زوجہ ڈاکٹر سید شاہ شمیم احمد صاحب آرہ۔

(۷) مکرم آفتاب احمد صاحب۔ کناڈا میں امراضِ دل کے اچھے ماہر ہیں۔

(۸) محترمہ شہلا خاتون صاحبہ۔ زوجہ سہیل احمد صاحب پاکستان سول سروس ابن جناب محی الدین صاحب وکیل مرحوم۔

(۹) روحی خاتون صاحبہ۔ زوجہ زبیر احمد صاحب ابن سید ظہور احمد صاحب غریب پور بھاگلپور۔

دونوں بزرگ خواتین سید وزارت حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی بھتیجی، ڈاکٹر منصور احمد صاحب مظفر پور کی سگی ہمشیرہ اور اختر اورینوی صاحب کی اپنی چچیری بہن ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اگر ان بزرگان نے خود اپنی ذات سے اعلیٰ مثال پیش کرتے ہوئے تربیت میں سعیٔ جمیلہ نہ کی ہوتی تو یہ نتائج پیش نظر کیسے آتے۔ چمن کی آبیاری ہی چمن کی بقا اور زینت کا سبب ہوتی ہے۔

(۳) محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ

آپ جگاؤں (بھاگلپور) کے مقتدر احمدی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ مولوی وزیر الدین صاحب جگاؤں کے چار فرزند (۱) عبد الباری (۲) عبد الباقی (۳) عبد القدیر (۴) عبد المجید تھے۔ یہی مولوی عبد الباقی مرحوم ہیں جو سندھ میں احمدیہ سٹیٹ کے ناظم اعلیٰ تھے۔ اور جن کی دختر بی بی آسمہ کی شادی میاں خلیل احمد صاحب رضی اللہ عنہ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ مولوی وزیر الدین صاحب کے چھوٹے بھائی مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ ممتاز ماہر تعلیم، اصول میں مرد آہن اور صاحبِ فضل و کمال ہستی تھے۔ مولوی علی احمد رضی اللہ عنہ کے فرزند میاں عبد الرحیم احمد صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی شرفِ فرزندی سے نوازے جانے کی سعادت عطا ہوئی۔ اور اس طرح اس خاندان کو خاندانِ مسیح موعود سے دو رشتہ کا شرف ملا۔ محترمہ عائشہ صاحبہ مولوی وزیر الدین صاحب کی دختر، مولوی علی احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سگی بھتیجی اور مولوی عبد الباقی صاحب مرحوم کی سگی بہن تھیں۔ ان بزرگوں کی تعلیم اور تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ گو کہ آپ کے شوہر جناب عبد القادر صاحب تاحیات دائرۂ احمدیت سے باہر رہے۔ محترمہ موصوفہ نے اپنے سبھی بچوں کو مخلص احمدی بنایا۔ سب کا رشتہ احمدی گھرانے میں کیا۔ بچوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(۱) محترمہ زینب خاتون صاحبہ۔ زوجہ مکرم منظور احمد صاحب مقصوبی ضلع بیگو سرائے۔

(۲) جناب عبد الوہاب صاحب مرحوم

(۳) محترمہ شبانہ خاتون صاحبہ۔ زوجہ مولوی سمیع صاحب ابن عبد الباری صاحب جگاؤں (بنگلہ دیش میں ہیں)

(۴) محترمہ ریحانہ خاتون صاحبہ۔ آپ کی شادی منظور صاحب کے چھوٹے بھائی سے ہوئی اور پاکستان میں ہیں۔

محترمہ عائشہ خاتون صاحبہ کی بڑی ہمشیرہ صالحہ خاتون کی شادی مولوی محمد نعیم احمد مرحوم مونگیر سے ہوئی اور جو راقم الحروف کی خوشدامنہ ہوئیں۔

(۴) محترمہ اُمّ الورع صاحبہ

آپ جناب نظیر مختار صاحب مرحوم بھاگلپور کی دختر ہیں۔ جناب محبوب صاحب وکیل بھاگلپور سے آپ کی شادی ہوئی تھی۔ جناب نظیر مختار صاحب بڑے پرجوش، کٹر اور اعلیٰ درجہ کے مخلص احمدی تھے۔ تبلیغ کے جوش میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ معترض کا دندان شکن جواب دینے میں واقعی بے نظیر تھے۔ ہر معرکہ اور مہم میں پیش پیش رہتے۔ سلسلہ کے لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اقتباسات نکالنے اور جواب دینے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ محترمہ ام الورع صاحبہ کے شوہر تاحیات احمدیت سے گریزاں رہے۔ آفریں ہے موصوفہ پر کہ بھاگلپور کی معاندانہ فضا کے باوجود اپنی سبھی پانچ بیٹیوں کو انہوں نے نہ صرف مخلص احمدی بنایا بلکہ سبھی کا رشتہ ممتاز احمدی گھرانوں میں کیا۔ یہ سعادت موصوفہ کو ان کے والد کی تربیت اور تعلیم کی بدولت نصیب ہوئی۔ بچوں کی تفصیل اس طرح ہے:-

(۱) محترمہ جمیلہ صاحبہ۔ اہلیہ پروفیسر سید شاہ شکیل احمد صاحب گیا۔

(۲) محترمہ شہیلہ صاحبہ۔ اہلیہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان

(۳) محترمہ نجمہ صاحبہ۔ اہلیہ پروفیسر مبارک احمد صاحب کشمیر یونیورسٹی۔

(۴) محترمہ نعیمہ صاحبہ۔ اہلیہ سعد بن طریف مونگھیری حال مقام پاکستان۔

(۵) محترمہ نسیمہ صاحبہ، اہلیہ مکرم سید لئیق احمد صاحب ابن محترم سید محی الدین صاحب مرحوم وکیل رانچی۔

یہ امثال قارئین کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں۔ یہ یقیناً تعلیم اور تربیت کی برکت تھی جس نے دین کی بیش بہا خدمت کا جذبہ ان کے دلوں میں پیدا کیا۔ آج

ہم اُن سب قسم کی کشمکش، جد و جہد، کٹھنائیوں اور صبر آزما گھڑیوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے، جو اطاعت شوہر کے باوجود انکو اپنی اولاد کو اُن سے بچانے کے لئے کرنی پڑی ہوگی۔ نبی کا انکار کفر ہے۔ موعود وقت کی اطاعت کے بغیر کوئی خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ منکرین کے اعمال خواہ کیسے بھی ہوں اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو خدا اُنکے اعمال کو ضائع کر دے گا۔ اس روشنی میں بھی ان نتائج پر غور کیا جا سکتا ہے، جو ان واجب التعظیم ماؤں نے اپنی مسلسل کوشش سے حاصل کئے۔ دنیا میں اللہ پاک نے اُنکی اولاد کو نوازا اور آخرت میں اُنکا اجر اللہ پاک کے پاس ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو پہچانا ہے مگر تا وقتیکہ ہم اپنے اعمال اور افعال میں نمایاں صالح تبدیلی پیدا نہیں کرتے، ہم احمدیت کے پھیلاؤ اور ترقی میں (دانستہ طور پر ہی سہی) رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ ہماری مثال کو دیکھ کر دوسرے احمدیت سے دور بھاگتے ہیں۔ اللہ ہمیں عقل سلیم عطا کرے اور ہم پر رحم فرمائے۔ آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین۔

تربیتِ اولاد ایک عمل جاریہ ہے۔ لگاتار مسلسل اور سعیٔ پیہم کی اس میں ضرورت پڑتی ہے۔ پیار سے جو کام لیا جا سکتا ہے، چھڑی اُسے حاصل کرنے سے قاصر ہے۔ ذاتی خاموش نمونہ جو کام کر سکتا ہے۔ مُرصّع اور پُر جوش عالمانہ خطابت کے بس کی بات نہیں۔ دینی تربیت کے لئے چند نارموے (گُر) ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

۱۔ بچوں کو حکم نہیں دیں۔ اپنے پیچھے چلنے کی ترغیب دیں۔

۲۔ بچوں کو لے کر خود امامت پر کھڑے ہو جائیں بالغ بچوں کو امامت کی ترغیب دیں۔

۳۔ ہر احمدی خواہ کتنا ہی کم سرمایہ کا کیوں نہیں ہو تفسیر صغیر کا ایک نسخہ اپنے یہاں ضرور رکھے۔ اللہ تعالےٰ نے جو قرآنی معارف اس زمانے میں بندوں کے لئے کھولے ہیں وہ سوائے تفسیر صغیر کے اور کہیں نہیں ملیں گے۔ جب تک تفسیر صغیر کا مطالعہ نہ کریں۔ رائج الوقت باطل نظریات سے خود کو بچا نہیں سکتے۔ تو پھر بچوں کی تعلیم اور تربیت کیا ہوگی کلام پاک بامعنی خود پڑھیں اور بچوں کو ترغیب کے ساتھ ساتھ تاکید کرتے رہیں۔

۴۔ سینما، ریڈیو سے گانا وغیرہ سے سخت احتراز کریں۔ ان راہوں سے ہی شیطان آپ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ لغو، فضول اور لایعنی باتوں اور حرکات سے اجتناب کریں۔ لغویات سے بچنے کی کلام پاک میں سخت تاکید ہے۔ یہ پرہیز اصلاح اور فلاح کی اوّلین منزل ہے۔

۵۔ ہر وقت خدا تعالےٰ سے دُعا کرتے رہا کریں۔ خود کو اور بچوں کو دُعا کا عادی بنائیں۔ اپنی اولاد کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہا کریں۔ ہر نماز میں دعا کریں۔ دعا میں گریہ اور رقت پیدا کریں۔

۶۔ ہر احمدی بچے کو مسئلہ مسائل اور احمدیت کے بنیادی عقائد سے آگاہی دینا ضروری ہے۔ احمدیت کی پانچوں کتابیں سبھی بچوں کو سبقاً ضرور پڑھائیں۔ یہ ہمیشہ مطالعہ کی چیز ہے۔ بڑے اور چھوٹے یکساں استفادہ کر سکتے ہیں۔ ہر گھر میں کم سے کم دو جلد کا ہونا ضروری ہے۔

۷۔ مومن کی تعریف کیا ہے۔ سورہ مومنون کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالےٰ نے بتا دی ہیں۔ پورے خاندان کے ذہن نشین کرا دیں۔ مومن، منافق، منکر اور مُفسد کی تشریح سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات میں ہیں۔ ایسے تو ہر احمدی کو زبانی یاد کرنا ہی ہے۔ تلاوت کی قرأت کی لذت سے اپنے ماحول کو آشنا کیجئے۔

۸۔ کلام پاک کی زائد سے زائد سورتیں یاد کرنے کی بچوں کو ترغیب دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منظومات یاد کرنے کی ترغیب دیں اور اس پر انعام دیں۔ بچوں سے سورۃ خود سُنیں۔

۹۔ آپ جب بھی چندہ ارسال کریں۔ چندہ کی رسید فائل میں بچوں کو رکھنے کے لئے دیں۔

۱۰۔ ہر احمدی بدؔر کا خریدار ضرور بنے جب بچے بڑے ہو جائیں تو اُن کو بدر پڑھنے کی لگاتار تاکید کریں۔ بچوں کے سامنے عمدہ مضامین کی افادیت کے متعلق اشارات ضرور کریں۔ اس سے ذوق پیدا ہوگا۔

۱۱۔ اللہ تعالےٰ نے اگر آپ پر فضل کیا ہے تو اپنے ہر پندرہ سال سے بڑے بچے کو ایک تفسیر صغیر اور ایک جائے نماز کسی موقعہ پر جشن مناکر دوستوں کو مدعو کر کے ایک تقریب کی صورت میں تحفۃً پیش کریں۔ فرض پدری سے بھی سبکدوش ہوئے، تبلیغ بھی ہوگئی اور دوسروں میں نیکی کی ترویج بھی۔ ھم خرما و ھم ثواب، جزا ہی جزا۔ بارک اللہ۔

اس مضمون میں واقعات کے بیان میں یا نام کے بیان میں جو سہو ہو گیا ہو وہ عمداً نہیں بلکہ میری معلومات کی کمی کی بنا پر ہوگا۔ معذرت کے ساتھ استدعا ہے کہ راقم الحروف کو ان کوتاہیوں سے باخبر کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ ہر اوّل قدم آگے کی طرف جاتا ہے۔ خدا کرے ہم اللہ کی رضا و جنت کے وارث بن جانے کے اہل ہوں۔
ع اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے۔
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ؎

احمدیہ اسپورٹس کمیٹی کے زیر اہتمام

قادیان میں سالانہ ٹورنامنٹ

یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر ۱۸؍فروری تا ۲۲؍فروری ۱۹۷۶ء قادیان میں سالانہ ٹورنامنٹ احمدیہ اسپورٹس کمیٹی کے زیر اہتمام منایا گیا۔ مسجد ناصر آباد سے ملحق جو بڑا پلاٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نوجوانوں اور بچوں کی ورزشِ جسمانی کیلئے مخصوص فرمایا۔ اُس میں فٹ بال۔ والی بال کے دلچسپ میچ۔ والی بال پیئر۔ رِنگ پیئر کے مقابلے۔ لمبی دوڑ۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ بوری دوڑ کے مقابلے۔ ہائی جمپ۔ لانگ جمپ۔ گولہ پھینکنا۔ ڈسکس تھرو۔ جیولن تھرو وغیرہ کے مقابلوں کے علاوہ اطفال کی دلچسپ کھیلیں شائقین و ناظرین کی خصوصی دلچسپی کا موجب رہیں۔ ٹورنامنٹ کے دوران درویشان کرام کثیر تعداد میں گراؤنڈ پہنچ کر خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

۱۸؍فروری کو بعد نماز عصر محترم ناظر صاحب تعلیم گراؤنڈ تشریف لاکر دُعا کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا جو ۲۱؍فروری تک جاری رہا ۲۲؍فروری کو جلسہ مصلح موعود کے پروگرام کے بعد کچھ فائنل مقابلے ہوئے اور بعد نماز عصر جبکہ جملہ درویشان کرام اور نوجوان و بچے گراؤنڈ میں جمع ہو چکے تھے، حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب اور مکرم رشید احمد خاں صاحب آف طہران و غیرہم بھی تشریف لے آئے تو اطفال کی دلچسپ کھیلوں کے بعد والی بال کا ایک دلچسپ شو میچ کھیلا گیا۔ بعدہٗ انعامات تقسیم کرنے کی کارروائی عمل میں آئی۔

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام افسر احمدیہ سپورٹس کمیٹی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس مرتبہ جلدی میں ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا گیا ہے دوسرے موسم کی مسلسل خرابی کے باعث زیادہ تیاری بھی نہیں کروائی جا سکی تاہم خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ تمام مقابلے اچھے رنگ میں انجام پاگئے۔ آخر میں بزرگان کی خدمت میں گراؤنڈ وغیرہ کے سلسلے میں اپنی بعض مشکلات اور مطالبات کا ذکر فرمایا۔ ازاں بعد محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے اپنے دستِ مبارک سے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے انصار۔ خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔ بعدہٗ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنی بیش قیمت نصائح سے نوجوانوں کو نوازا۔ آنمحترم نے فرمایا ہر کام کی ابتداء کمزور حالت میں ہوتی ہے لیکن دوام اور ریاضت کے نتیجہ میں اس میں تدریجی طور پر ترقی ہوتی جاتی ہے۔ اس لئے ہر کام کو خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو دوام کے ساتھ مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے رہنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ انسان کی روحانی زندگی کے لئے جسمانی زندگی اور جسمانی قویٰ کی مضبوطی ناگزیر ہے۔ اس لئے ورزشِ جسمانی کا التزام ضروری ہے اسی طرح آنمحترم نے فرمایا کہ کھیل کے میدان سے بھی انسان بہت سے سبق سیکھتا ہے مثلاً اطاعت و فرمانبرداری ہے ریفری کے ہر فیصلہ اور ہر حکم کو خواہ کسی کھلاڑی کو وہ فیصلہ درست معلوم ہو یا نہ ہو ماننا ضروری ہوتا ہے۔ اور انکار کرنے والے کو کھیل سے باہر کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ڈسپلن۔ وقت کا احساس کرنا وغیرہ امور کھیل کے میدان سے سیکھے جا سکتے ہیں۔

سب سے آخر میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اپنے زرّیں نصائح سے ہمیں نوازتے ہوئے فرمایا کہ انسانی زندگی کے مقصد کے دو عظیم الشان پہلو ہیں ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد اور ہر دو پہلوؤں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے جسمانی صحت کا بہتر اور مضبوط ہونا ضروری ہے۔ کمزور انسان نہ خدا کی عبادت اچھے رنگ میں کر سکتا ہے اور نہ مخلوق کی خدمت کما حقہٗ بجا لا سکتا ہے۔ پس کھیل اس لئے ضروری ہے کہ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے، اعصاب مضبوط ہوتے ہیں اور جب صحت تندرست ہو تو انسان اپنے اعلیٰ مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

آخر میں حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی بعد دُعا یہ ہمارا سالانہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس موقع پر کھیلوں کے مقابلوں میں بعض دوستوں نے ججز کے فرائض سرانجام دئے اور بعض دوستوں نے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اسپیشل انعام اپنی گرہ سے دئے اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صحتمند و توانا بنائے اور حقوق اللہ و حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار
سیکریٹری احمدیہ اسپورٹس کمیٹی قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب برائے وصایا

مندرجہ ذیل جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ برائے وصایا دورہ فرما رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت و احباب جماعت سے تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
مدارس	—	—	۱۱ ۳/۷۶	کالیکٹ	۳۰ ۳/۷۶	۲	۳ ۴/۷۶
بنگلور	۱۳ ۳/۷۶	۳	۱۴	کوڈیتھور	۳ ۴/۷۶	۱	۴
شیموگہ	۱۵	۲	۱۷	آنڑالیدم	۵	۱	۶
تیرکرہ	۱۸	۳	۲۱	منار گھاٹ	۷	۱	۸
موگرال۔کمبلہ۔منگلور	۲۱	۲	۲۳	کرولائی	۸	۲	۱۰
پینگاڈی	۲۳	۴	۲۶	وانیمبلم کیرلہ کانفرنس	۱۰	۲	۱۲
کیننانور	۲۶	۳	۲۹	مدراس	۱۲ ۴/۷۶	—	—
کوڈالی	۲۹	۱	۳۰	—	—	—	—

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے!

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا آئندہ ماہ کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کر دیں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی اعلانات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مینیجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	اسمائے خریداران	خریداری نمبر	اسمائے خریداران
۱۰۷۰	مکرم سید غلام مصطفیٰ صاحب	۱۶۱۱	مکرم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب
۱۱۰۴	" ایس۔اے۔کیو سیف الدین صاحب	۱۶۵۲	" روشن علی مولا صاحب
۱۱۳۴	" عبد السّلام صاحب لون	۱۶۶۹	" شہزادہ پرویز صاحب
۱۱۴۳	" بی۔ایس۔ دستگیر صاحب	۱۸۲۹	" محمد شہاب الدین صاحب
۱۱۵۳	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۸۶۸	انجمن احمدیہ شورت
۱۱۸۰	" بشیر الدین صاحب	۱۸۷۶	مکرم سید عبد الجبار صاحب
۱۲۰۵	محترمہ ننھی بو صاحبہ	۱۹۲۸	" سی پی محی الدین کٹی صاحب
۱۲۶۴	مکرم گل محمد صاحب لون	۱۹۷۲	" میر عبد الرحمٰن صاحب
۱۳۰۲	" محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر	۲۰۳۹	" محمد شمس الحق صاحب
۱۳۱۶	" ظفر احمد صاحب بانی	۲۰۵۲	" جواد حسین صاحب
۱۳۶۱	" صدیق امیر علی صاحب	۲۰۸۴	" مشرف حسین صاحب
۱۳۷۷	" محمد صدیق صاحب	۲۱۰۵	" سید خلیل احمد صاحب
۱۴۰۹	محترمہ زاہدہ بانو صاحبہ	۲۱۷۳	" عبد القادر صاحب کٹور
۱۴۴۸	مکرم ضمیر احمد صاحب	۲۲۹۲	" الحاج عبد المجید صاحب
۱۴۹۷	رضا کلاتھ ہاؤس	۲۳۲۱	" نذیر احمد صاحب
۱۵۰۱	مکرم سمیع الرحمٰن قدوسی صاحب	۲۵۲۵	محترمہ ناصرہ خاتون صاحبہ
۱۵۰۴	" ماسٹر نذیر احمد صاحب	۲۵۲۷	لائبریری گورنمنٹ ہائی سکول
۱۵۰۵	" عرفان علی صاحب	۲۵۴۲	مکرم کے۔ایس۔او۔ایم۔ کٹور
۱۵۱۰	" مطیع الرحمٰن صاحب	۲۵۴۳	" سپاہی ناصر احمد صاحب
۱۵۱۳	" جمال احمد صاحب کالج لائبریری	۲۵۵۰	اقبال لائبریری اینڈ ریڈنگ روم
۱۵۱۶	" محمد نعیم صاحب پردیسی	۲۵۵۱	مکرم ایم جمال الدین صاحب
۱۵۵۹	" ڈاکٹر برکات احمد صاحب	۲۵۵۶	" محمد صادق علی صاحب
۱۵۸۴	" سلطان احمد صاحب	۲۵۵۸	روزنامہ سیاست جدید
۱۶۰۶	" شعیب اختر صاحب	۲۶۰۳	مکرم پی محمد کریم صاحب
		۲۷۸۷	" عبد الوہاب صاحب

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر انسپکٹر وقف جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ علاقہ صوبہ بہار۔ کلکتہ۔ اڑیسہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب بطور انسپکٹر وقف جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ وقف جدید و تحصیل وعدہ جات کے سلسلہ میں دورانہ ہو رہے ہیں۔

اُمید کرتا ہوں کہ مبلغین کرام و معلمین وقف جدید و عہدیداران جماعت سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے مولوی صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنا کر عند اللہ ماجور ہونگے۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
بانسکا	۱ ۳/۷۶	۱	۱ ۳/۷۶	بھوبنیشور	۹ ۴/۷۶	۱	۱۰ ۴/۷۶
پکرُو	۱ ۳/۷۶	۱	۲	کیرنگ	۱۰	۳	۱۳
تانپند ملکیا بہر	۳	۳	۶	حرگاؤں	۱۳	۱	۱۴
یلاڈی	۶	۱	۷	مانیکاگڑہ	۱۴	۱	۱۵
مونگھیر	۸	۱	۹	خوردہ	۱۵	۱	۱۶
ازربن	۹	۱	۱۰	سرنونیا گاؤں	۱۶	۱	۱۷
بتھولی۔پرکھوتی	۱۰	۲	۱۲	سونگھڑہ	۱۷	۲	۱۹
مظفرپور	۱۲	۱	۱۳	کیندراپاڑہ	۱۹	۱	۲۰
آرہ	۱۳	۱	۱۴	جیودوار	۲۰	۱	۲۱
ادرول	۱۴	۱	۱۵	ینکال	۲۱	۱	۲۲
رانچی سمیلہ	۱۵	۳	۱۸	کوٹپلّی	۲۲	۱	۲۳
بیاسے بامر	۱۸	۱	۱۹	کرڈاپلّی	۲۳	۲	۲۵
جمشید پور	۱۹	۲	۲۱	ارکھ پٹنہ	۲۵	۱	۲۶
مرسبائی بانسرہ ہولنڈا دھنباد	۲۱	۴	۲۵	تالبرکوٹ	۲۶	۱	۲۷
کلکتہ	۲۵	۵	۳۰	غنچہ پاڑہ	۲۷	۱	۲۸
سورو	۳۰	۲	۱ ۴/۷۶	تالچیر	۲۸	۱	۲۹
بھدرک	۱ ۴/۷۶	۲	۳	سمبلپور	۲۹	۱	۳۰
تاراکوٹ	۳	۱	۴	لبنہ بردہ	۳۰	۲	۲ ۵/۷۶
کٹک	۴	۳	۷	راؤل کیلہ	۲ ۵/۷۶	۲	۴ ۵/۷۶
سری یار بند بیدا	۷	۲	۹	بھاگلپور	۴ ۵/۷۶	—	—

اخبارِ قادیان

مورخہ ۲۳/۲ کو مکرم سید عبد الہادی ناصر صاحب آف امریکہ زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۹/۲ کو واپس تشریف لے گئے۔ مورخہ ۲۷/۲ کو مکرم عبد الحمید صاحب جگو آف ماریشس (جو کلکتہ میں زیر تعلیم ہیں) کلکتہ سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۶ء کو پاکستان تشریف لے گئے۔ مورخہ یکم مارچ کو مکرم رشید احمد خان صاحب آف طہران مع اہلیہ محترمہ بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔ مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت کے ہاتھ کے زخم میں اب کافی افاقہ ہے۔ البتہ کمزوری کافی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

وفات

قادیان یکم مارچ ۱۹۷۶ء۔ آج بذریعہ ڈاک یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی کہ محترم بابو عبد الرزاق صاحب آف گونڈہ مورخہ ۲۶/۲ کو گونڈہ میں بعمر ۸۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے تہجد گذار تھے غریب پروری اور مہمان نوازی انکا خاصہ تھا۔ احباب جماعت مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مرحوم کی چھوٹی لڑکی مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زوجیت میں ہیں اور نصرت گرلز سکول میں بطور معلمہ خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

ادارہ بدر محترم بابو صاحب کی وفات پر آپ کے جملہ لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور انکی ساری اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

گوئٹے مالا کا عبرت انگیز تباہ کن زلزلہ

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

بہت سی مقدس مذہبی کتابوں میں اس امر کا باوضاحت ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں کثرت سے زلازل آئیں گے جو اس بات کی علامت ہوں گے کہ خدا کا ایک فرستادہ جو موعود اقوامِ عالم بن کر آیا ہوگا، دُنیا اُس کی آواز کو سُنی اَن سُنی کر کے اپنی بد اعمالیوں میں بڑھتی چلی جائے گی۔ تب خدائی قہر اور غضب تباہ کن زلزلوں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ حتیٰ کہ موجودہ زمانہ کے مامور کو بھی اس طرح کے زلزلوں کی نسبت خدا تعالیٰ نے قبل از وقت خبر دی۔ چنانچہ مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے آج سے ۶۸ سال پہلے اپنی مشہور و معروف کتاب حقیقۃ الوحی میں زلازل کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا:۔

”یاد رہے، کہ خُدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے . . .

. . . . نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خُدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دِل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی اِرادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔

کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا مُلک ان سے محفوظ ہے۔ مَیں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اَے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکرُوہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خُدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں، پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نُوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دِھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)

پس مبارک ہے وہ جو اِن باتوں پر سنجیدگی سے غور کرتا اور اپنی عاقبت کی فکر کرتا ہے ——!!

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ ٭

اسلامی لٹریچر کی پیشکش!

جماعتِ احمدیہ تیماپور کی طرف سے شری کے۔ ایچ رگھوناتھ جی منسٹر آف کرناٹک سٹیٹ اَیکٹیز اور شری دیویندر جی منسٹر آف شفاخانہ جات حیوانات کی خدمت میں قرآن مجید انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ اور انگلش زبان میں اسلامی لٹریچر پیش کیا جو دونوں منسٹر صاحبان نے خوشی سے قبول فرمایا۔ خدا تعالیٰ اسلام کی صداقت ظاہر فرمائے۔ آمین

خاکسار: کے شفیق۔ سیکرٹری تبلیغ
جماعتِ احمدیہ۔ تیماپور۔
ضلع گلبرگہ۔ کرناٹک

اِعلانِ نکاح

مورخہ ۲۲ر نومبر ۷۵ء کو مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب فرخ مبلغ سلسلہ نے مکرم سعید احمد صاحب ولد مکرم غلام رسول صاحب احمدی مرحوم ترکہ پورہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ زلیخا بانو صاحبہ بنت مکرم عبدالعزیز صاحب احمدی کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر کیا۔ مکرم سعید احمد صاحب نے مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار: مبارک احمد وانی۔ ترکہ پورہ (کشمیر)

وقفِ جدید کے اُنیسویں نئے سال کا اِعلان
اور
اس میں ایک نئے باب کا آغاز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت و ذرّہ نوازی اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر صلح ۱۳۵۵ ہش/۲ر جنوری ۱۹۷۶ء میں "وقفِ جدید" کے نئے اُنیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے وقفِ جدید کے شعبۂ تبلیغ میں ایک نئے اور نہایت ہی اہم باب کا آغاز فرمایا ہے۔ جس سے انشاء اللہ العزیز معلّمین کی تکلیف دہ کمی دُور ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جماعت کے ایسے احباب جو اپنا پُورا وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف نہیں کر سکتے لیکن وہ خدمتِ سلسلہ کا شوق رکھتے ہیں وہ بھی اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے پیش کریں۔ اُنہیں وقفِ جدید کے انتظام کے ماتحت تین ماہ یا کم از کم ایک ماہ کے لئے تبلیغ کے کام کی تربیت دی جائے گی۔ اس کے بعد وہ واپس جا کر اپنے ماحول میں آنریری طور پر بلا معاوضہ اصلاح و تربیت کا کام کریں گے۔ جس سے معلّمین کی کمی دُور ہو جائے گی۔ اور جملہ جماعتوں اور تمام علاقوں میں تربیت و اصلاح کا کام تسلّی بخش طور پر سرانجام پانا شروع ہو جائے گا۔

امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلانِ ہذا درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی جماعتوں میں حضور کی اس نہایت ہی اہم تحریک کو مؤثر رنگ میں پیش فرمادیں۔ اور ایسے احباب کے اسماء جو اس کام کے اہل ہوں، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بذریعہ دفتر وقفِ جدید بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ اور اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد اِس بابرکت اور عظیم الشّان تحریک میں شامل ہوں۔

چندہ وقفِ جدید کے بارہ میں بھی تاکیداً عرض ہے کہ وصول شدہ رقوم جلد مرکز میں بھجوائی جائیں۔ بقایاجات کی وصولی کے لئے کوشش فرمائی جاوے۔ نئے سال سے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ بھجوائے جاویں۔ معاونینِ خاص اور دفتر "اطفال" کی طرف خصوصی توجہ فرمائی جائے ٭

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دِلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دِلآویز شکلیں۔
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصٰے۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجدِ احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مُبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ

THE KERALA HORNS EMPORIUM,
TC. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128.
CABLE :-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے ——!!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS – 600004.

PHONE NO. 76360.

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

۱۔ مقامِ اشاعت ——— قادیان

۲۔ وقفۂ اشاعت ——— ہفتہ وار

۳، ۴۔ پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین

قومیت ——— ہندوستانی۔

پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان

۵۔ ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقاپوری

قومیّت ——— ہندوستانی۔

پتہ ——— محلّہ احمدیّہ قادیان

۶۔ اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہُوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر اخبار بدر قادیان

یکم مارچ ۱۹۷۶ء

ڈاکٹر صاحبان توجّہ فرماویں

بھارت میں مقیم ایم بی بی ایس (M.B.BS) پاس ڈاکٹر صاحبان جن کو سرجری کا بھی تجربہ ہے۔ اور جو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور پروگرام کے مطابق مغربی افریقہ میں کم از کم تین سال تک خدمت بجالانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرسکتے ہوں جلد از جلد اپنے نام۔ پتہ۔ عمر۔ کوالیفیکیشن اور تجربہ وغیرہ کے کوائف سے نظارت ہذا کو مطلع فرماویں۔ افریقہ میں قیام کے دوران تنخواہ۔ الاؤنس اور دیگر مراعات کے متعلق نظارت ہذا سے بذریعہ خط و کتابت معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اپنی درخواست مقامی امیر یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ ارسال فرماویں۔ ایک لحاظ سے یہ خدمتِ سلسلہ بھی ہے اور مالی لحاظ سے فائدہ مند بھی۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعت میں مقیم مندرجہ بالا قابلیت کے ڈاکٹر صاحبان کو خاص طور پر اِس اعلان کی طرف متوجّہ کرکے ممنون فرمادیں۔

ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے فرماتے ہیں:۔

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے۔ اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفت متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں اُن کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی محبت میں اس کی محبت بجالاتے ہیں۔ اور دُوسری طرف اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔ اس اہم آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے جہاں جہاں اعمالِ صالحہ کی تلقین فرمائی ہے، وہاں ہر مقام پر لازماً صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کرکے بیان کیا ہے۔"

اگر جماعت کے دوست عموماً اور امراء اور صدر صاحبان پُوری پُوری توجہ کے ساتھ عمل کریں تو اِن شَاءَ اللّٰہُ تعالیٰ بہت عمدہ نتائج پیدا ہوسکتے ہیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی تزکیۂ نفس کرتی اور اَموال کو بڑھاتی ہے!

احمدیّہ مُسلم کانفرنس پُونچھ

مورخہ ۲۱-۲۲ مارچ ۷۶ء بروز اتوار سوموار

پُونچھ شہر میں جماعت ہائے احمدیہ صُوبہ جموّں کی تیسری عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد ہونا قرار پایا ہے ——— احباب کرام سے اس دو روزہ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی درخواست ہے۔ نیز جو دوست اس کانفرنس میں شرکت فرمانا چاہیں وہ قبل از وقت خاکسار کو مطلع کردیں۔ موسم کے پیشِ نظر دوست اپنے ہمراہ بستر لائیں۔

خاکسار

حمید الدین شمس مُبلّغ جماعت احمدیہ پونچھ وارڈ نمبر ۳۔ احمدیّہ بلڈنگ

احمدی بچّوں اور بچّیوں کیلئے مرکز قادیان سے

ایک ماہوار رسالہ "اَلْمُبَشِّر" کا اجراء

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے لئے یہ خبر مسرت کا باعث ہوگی کہ مکرم و محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی اجازت سے خاکسار نے ایک ماہنامہ "المبشر" نام سے مرکزِ احمدیت قادیان سے شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے جو ۲۰×۳۰/۸ سائز کا ہوگا۔ جماعت کے احباب، خواتین، خدام۔ اطفال۔ ناصرات کی تعلیم، تربیت و اصلاح، علمی ذوق، خدمتِ دین کا شوق، مرکزِ احمدیت سے پختہ تعلق، خلافتِ حقہ احمدیہ سے گہری وابستگی اِس ماہنامہ کے اجراء کے اغراض و مقاصد ہوں گے۔ اور علمی و معلوماتی لحاظ سے بھی یہ رسالہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اِس رسالہ کی تدوین و ترتیب کی نگرانی اُستاذی المکرم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان و ایڈیٹر ہفت روزہ بدر فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حسبِ ذیل موضوعات پر رسالہ کے صفحات و کالموں میں روشنی ڈالی جایا کرے گی:۔

★ قرآن مجید و احادیث کے انمول موتی ★ بزرگانِ اسلام اور عمائدین سلسلہ احمدیہ کے زرّین اقوال و ارشادات۔ ★ قبولِ اسلام و احمدیت کرنے والوں کے حالات و انٹرویو۔ ★ اہم مذہبی شخصیتوں کا تعارف۔ ★ مذہبی و علمی مضامین۔ ★ دنیائے احمدیت کی خبریں۔ ★ معلوماتی خبریں۔ ★ مختصر ملکی خبریں۔ ★ کھیلوں کی خبریں اور مضامین۔ ★ بزرگانِ سلسلہ کا منظوم کلام اور جماعت کے شعراء کی تازہ نظمیں۔ ★ زمانہ حاضرہ کے سائنسی علوم اور سائنسدانوں کے حالاتِ زندگی۔ ★ قوموں ملکوں قبیلوں کا تعارف۔ ★ سبق آموز کہانیاں۔ ★ قلمی دوستی۔ ★ قارئین کے بھیجے ہوئے سوالات اور ان کے جوابات۔ ★ دنیا میں رُونما ہونے والے حیران کُن واقعات۔ ★ مستورات و ناصرات کے بھیجے ہوئے کشیدہ کاری کے ڈیزائن اور اُمورِ خانہ داری۔ ★ مفید طبی مشورے و نسخہ جات اور ماہر ڈاکٹروں و اطباء کے مضامین۔ ★ لطائف، پہیلیاں اور شگوفے وغیرہ۔

اِن تمام خوبیوں کے باوجود ماہنامہ "المبشر" کا سالانہ چندہ صرف بارہ (-/۱۲) روپے ہوگا۔

امید ہے احباب اس ماہنامہ کا پُرخلوص خیر مقدم فرمائیں گے۔ اور اس کے خریدار بن کر جلد اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع فرمائیں گے۔ یہ رسالہ ضابطہ کی کارروائی کی تکمیل کے بعد جلد آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا۔

خط و کتابت خاکسار کے پتہ پر کی جائے:۔

خاکسار:

مُنیر احمد خادمؔ

ایڈیٹر و منیجر ماہنامہ "المُبشّر" قادیان

قادیان ـــ ۱۴۳۵۱۶

ضلع گورداسپور (پنجاب)